صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 17 دسمبر 2018ء بمطابق 9 ربیع الثانی 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيۡطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔

لَآ إِكۡرَاهَ فِى الدِّينِ‌ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ‌ۚ فَمَن يَكۡفُرۡ بِالطَّـٰغُوتِ وَيُؤۡمِنۢ بِاللَّهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا‌ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ O اللَّهُ وَلِىُّ الَّذِينَ ءَامَنُواْ يُخۡرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَـٰتِ إِلَى النُّورِ‌ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَوۡلِيَآؤُهُمُ الطَّـٰغُوتُ يُخۡرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَـٰتِ‌ۗ أُوْلَـٰٓٮِٕكَ أَصۡحَـٰبُ النَّارِ‌ۖ هُمۡ فِيہَا خَـٰلِدُونَ۔

(ترجمہ): دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور خدا (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست خدا ہے کہ اُن کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ و آخرُ الدعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کو نسچنز آور۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بابک صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: انتہائی اہم مسئلہ ہے، صحافیوں کے حوالے سے سارے ملک میں۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں بھی یہی بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! آپ کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں اور سارے ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ صرف 'جنگ' گروپ نے ایک دن میں سارے ملک میں پانچ سو سے زیادہ جو کارکنان ہیں، فارغ کر دیئے ہیں اور ہماری اطلاعات کے مطابق پشاور میں ایک ہی دن میں، ایک ہی نوٹس پر اکہتر کارکنان کو فارغ کر دیا ہے اور جناب سپیکر! یہ سلسلہ مختلف اداروں میں پاکستان کا جتنا ماس میڈیا، پرنٹ میڈیا ہے، الیکٹرانک میڈیا ہے، ان تمام اداروں نے اپنے کئی سو کارکنان کو One go میں، اور یہ بڑا عجیب ہے جناب سپیکر! کہ یہاں پہ ایک مہینہ پہلے بھی ہم نے ایک قرارداد پاس کی اور وہ اسی حوالے سے تھی کہ صحافیوں کی نہ کوئی جاب سیکورٹی ہے ان کی تنخواہوں کا بھی مسئلہ ہے اور میرے خیال میں یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، یعنی جو سینیئر صحافی دس دس سال، پندرہ پندرہ سال ایک ادارے میں کام کرتے ہیں، ان کی کوئی جاب سیکورٹی نہیں ہوتی ہے، ادارہ جب چاہے ایک ایس ایم ایس پہ، ان کی بیس سالہ، دس سالہ یا پندرہ سالہ سروسز کو Terminate کر دیتا ہے۔ تو جناب سپیکر! میرے خیال میں تمام جماعتیں اس بات پہ متفق ہیں، ہم مذمت کرتے ہیں، ان اداروں سے ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ اپنے کارکنان کو واپس اپنے اداروں میں لے لیں اور جناب سپیکر! جب سے یہ نئی حکومت آئی ہے، آپ نے بھی اندازہ کیا ہو گا کہ سینیئر صحافی، انہوں نے یوٹیوب پہ اپنے چینلز کھولے ہیں، یعنی ان کی جو خدمات تھیں، ان کی جو سروسز تھیں، ان کی یعنی اتنی سینیارٹی تھی، ان ساری چیزوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان سب کو گھر بھیج دیا گیا ہے، تو ہم اظہار یکجہتی بھی کرتے ہیں صحافیوں کے ساتھ، حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے جناب سپیکر! یہ بڑا آسان ہے، Suppose صوبائی حکومت کے یہاں پہ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، اشتہارات ان میڈیا والوں کو تو حکومت دیتی ہے، اب حکومت کو ان کو پابند بنانا چاہیے کہ جو ماہانہ لاکھوں اور کروڑوں روپے کے اشتہارات حکومت سے لیتے ہیں لیکن ان اداروں پہ پھر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں رہتا ہے۔

تو میری یہی ریکویسٹ ہوگی، صوبائی حکومت سے بھی اور اس اسمبلی کی وساطت سے ہم مرکزی حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ صحافی، جو کارکنان ہیں، جو Militancy کی طرف سے ان کو زیادہ ہٹ کیا گیا ہے، یعنی ان کے لئے اور ایسی کوئی سہولیات اور مراعات نہیں، ان کے بچوں کو تعلیم کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے، ان کی Health facility نہیں ہے۔ اور اوپر سے ان کی جاب سیکورٹی کا یہی حال ہے، تو ہم ساری اسمبلی پرزور تمام اداروں کے اس فیصلے کی مذمت بھی کرتے ہیں، حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ وہ ان اداروں کو پریشرائز کرے اور ان کارکنان کو واپس لیں اور ان کو جاب سیکورٹی دیدیں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔ جی، اپوزیشن لیڈر، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! اس مسئلہ پر میں خود بھی، میں نے اشارہ کیا، میں بات کرنا چاہتا تھا، چونکہ ہمارے یہاں پر سینیئر صحافی میرے چیمبر میں بھی آئے تھے اور بڑے غم اور غصے کا اظہار بھی کیا۔ اور بڑی عجیب سی بات ہے کہ وہ ادارے جو اخلاقی درس دیتے ہیں ہمیں بھی اور باقی لوگوں کو بھی کہ اپنے لوگوں کی خدمت بھی کریں اور ان کے ساتھ انصاف بھی کریں، ان کے قلم بھی ہم دیکھتے ہیں اور اس سے پھر کچھ سیکھتے بھی ہیں اور جو دادرسی کچھ لوگوں کی ہوتی ہے، وہ ہمیں پہنچاتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! آپ نے Respond کرنا ہے۔

قائد حزب اختلاف: ایک قلم پہ، تاریخ میں میرے خیال میں ایک ادارے سے پانچ سو لوگوں کو نکالنا اور پھر ہمارا اپنا چھوٹا صوبہ ہے، اس میں سے اکثر لوگوں کو نکالنا انتہائی افسوس کی بات ہے۔ یہاں پر ہم نے ایک قرارداد بھی پاس کی، یہ میں نے اور شوکت یوسفزئی صاحب نے پیش کی، ان کا گلہ شکوہ یہ بھی ہے کہ اس قرارداد کو صوبائی حکومت نے یہاں پر پیش تو کیا لیکن اس کے بعد اس کو اسی طرح رہنے دیا، اس پر کوئی عمل اسمبلی کے سیکرٹریٹ نے بھی نہیں کیا، تو یہ تو یہاں پر جو ہماری استدعا تھی کہ اس صوبائی اسمبلی نے مہینہ پہلے یا بیس دن پہلے جو قرارداد پاس کی اور اس کے بعد اس کا نتیجہ اس انداز میں ہو تو میرے خیال میں تو آپ بھی نوٹس لیں کہ اس قرارداد کو آپ کے سٹاف نے واقعی کچھ اس پر عمل کیا ہے یا اسی طرح پڑی ہے؟ اور اس کی مزید اس پہ کچھ پیش رفت نہیں ہوئی ہے اور باقی ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر اگر آج یہ ہمارے صحافی باہر چلے گئے تو آپ کسی ممبر کو کہیں گے کہ آپ بات کریں لیکن کوئی ممبر بات کرنے کے لئے بھی تیار نہیں

ہو گا۔ چونکہ اس کو لکھنے والا اور باہر دکھانے والا کوئی ہو گا نہیں، تو آپ بھرپور انداز میں یہاں پر صوبائی حکومت کے وزراء بھی بیٹھے ہیں، انفارمیشن منسٹر بھی بیٹھے ہیں، پلیز آپ ان کو ہدایات بھی دیں اور اس طرح لوگ اپنے وہاں پر گھر کے نوکروں کو بھی اس طرح نہیں نکال سکتے جس طرح بیچارے ان لوگوں کو نکالا گیا ہے، ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور صحافیوں کے ساتھ احتجاج میں بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر انفارمیشن، جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر! بالکل یہ گزشتہ کئی دنوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو میڈیا مالکان ہیں، ان کا رویہ کافی نامناسب ہے، Specially بدقسمتی سے جو ورکنگ جرنلسٹس ہیں، کیونکہ یہاں پہ سردار بابک صاحب بھی کچھ عرصہ انفارمیشن منسٹر رہے، ان کو بھی تھوڑا بہت پتہ ہو گا کہ ایک Mushroom growth ہو رہی ہے، اتنے چینلز، اتنے اخبارات اور اس کا جو طریقہ کار ہے، وہ تھوڑا سا میرے خیال سے اس کو بدلنے کی ضرورت پڑے گی، کہ آج ایک چینل نکلتا ہے۔ یا کوئی بھی اخبار نکلتا ہے تو Attraction کرتا ہے، سب کو کھینچ لیتا ہے اپنے پاس، پھر تھوڑے عرصے بعد کہتے ہیں کہ ہم ڈاؤن سائزنگ کریں گے۔ کیونکہ اس میں گنجائش نہیں ہے، تو یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جس کی وجہ سے ایک تو جو ہمارے نوجوان صحافی ہیں وہ بے روزگار ہوتے جارہے ہیں اور جس گروپ سے لوگوں کو نکالا جارہا ہے، جہاں تک وہ کہتے ہیں کہ جی فلاں اخبار بھی بند کر دیا گیا، فلاں بھی، میں نام نہیں لینا چاہتا لیکن یہ افسوسناک بات ہے کیونکہ یہ پریشر ڈالا جارہا ہے حکومت کے اوپر بلاضرورت، ایسا بھی نہیں ہے کہ بالکل بہت بڑا مالی خسارہ شروع ہو گیا ہے، ٹھیک ٹھاک اخبارات چل رہے ہیں، اشتہارات چل رہے ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں تو ریکارڈ پیش کرنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ ان کے اخراجات کتنے ہوتے ہیں اور ان کی آمدن کتنی ہوتی ہے؟ لیکن یہ ایک طریقہ کار ہے۔ آپ کو یاد ہو گا جب 95-1994 میں غالباً جب نواز شریف صاحب کی حکومت تھی تو اسی اخبار کے لئے ہم کھڑے ہوئے تھے اور یہ اخبار پھر چار صفحوں پہ آ گیا تھا سولہ صفحوں سے، کہ جی میرا خسارہ ہو رہا ہے، تو یہ جو چیزیں ہیں یہ Tactics ہوتی ہیں اور مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ یہاں پہ اس صوبے سے جو لوگوں کو نکالا جارہا ہے، جس نام سے نکالا جارہا ہے کہ جی ہمیں خسارہ ہے تو میں کم از کم اپنے اس ایوان کو اعتماد میں لینے کے لئے تیار ہوں، میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ ان کو کتنی آمدن ہے اس سٹیشن سے؟ اس کے باوجود اگر وہ نکال رہے ہیں تو میری پوری ہمدردی، ہماری حکومت کی ہمدردی میرے کارکن صحافیوں کے ساتھ ہے، جس طرح آپ لوگ فیصلہ کریں گے ان شاء اللہ

حکومت اس پر عمل کرے گی۔ کیونکہ اس میں کسی قسم کی دورائے نہیں ہیں، ہم ورکنگ جرنلسٹ کے ساتھ ہیں، ہمیں ان کا ساتھ دینا ہوگا ان شاء اللہ اور میں ویسے بھی تین باران کا پریذیڈنٹ رہا ہوں، ہمیشہ سڑکوں پہ رہا ہوں، ہمیشہ میں اس گروپ کے لئے بھی لڑا ہوں لیکن آج اگر اس طرح کی زیادتی ہو رہی ہے جناب سپیکر! تو ایک تو یہ ہے کہ ان کی ملاقات وفاقی وزیر سے بھی کرانے کے لئے تیار ہوں کہ ان سے بھی ہم بات کریں کہ جو جو اخبارات زیادتی کر رہے ہیں، ٹھیک ہے ہم یہاں پہ بھی ان کو Excuse کریں گے، یہاں پر آپ کو اعتماد میں لیکر جو بھی آپ فیصلہ کریں گے ان شاء اللہ، لیکن یہاں پہ مالکان زیادتی کر رہے ہیں، بالکل نظر آرہا ہے کہ وہ صرف اور صرف کسی مقصد کے تحت وہ اس طرح کا تاثر دینا چاہتے ہیں کہ کہیں حکومت اخبارات کے خلاف ہے اور حکومت ایسا کرنا چاہتی ہے جس کی وجہ سے ہم مجبور ہیں کہ صحافیوں کو نکالیں۔ تو جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے، آج بھی اس صوبے سے جو اخبارات نکل رہے ہیں جن کی سرکولیشن ان سے زیادہ ہے لیکن جن کے نام بڑے ہیں، اس کے باوجود ہم ان کو اشتہارات زیادہ دے رہے ہیں کہ ان کے نام بڑے ہیں حالانکہ آپ کو بھی پتہ ہے اور سردار بابک صاحب کو زیادہ پتہ ہوگا، بلکہ اکرم درانی صاحب بیٹھے ہیں، منسٹر رہے ہیں، چیف منسٹر رہے ہیں، ان کی خبر اٹک سے پار اخباروں میں نہیں ہوتی ہے، آج بھی ہماری جو خبریں ہوتی ہیں جناب سپیکر! وہ چاہے لاہور کا اخبار ہے، چاہے پنڈی کا اخبار ہے، اشتہار ہم سے لیتا ہے مگر ہماری خبر وہاں نہیں ہوتی ہے، تو یہ تو ہم نے حساب کتاب کرنا ہے، لیکن ان کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، اس پر ہم پوری طرح ان کے ساتھ ہیں اور میں، اپوزیشن کے جتنے بھی ہیں، جو بھی یہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں، میں حاضر ہوں، ہماری حکومت حاضر ہے اس کے لئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، شوکت یوسفزئی صاحب۔ جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> منسٹر انفارمیشن نے بڑا اچھا Respond کیا ہے اور میرے خیال میں چونکہ ان کو خود ساری چیزوں کا علم بھی ہے، یہ بڑا آسان ہے اور میرے خیال میں ان چیزوں پر ہمیں اس حد تک خاموش نہیں رہنا چاہیے، اگر حکومت کے وسائل سے، حکومت کے وسائل سے ہمیں، میں اس صوبے کی حد تک بات کروں گا، 'جنگ' گروپ ہو، وہ تو آپ کو بھی پتہ ہے اور مجھے بھی پتہ ہے کہ پشاور کا ایڈیشن ان کا نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ اس صوبے کے سٹیشن کے حوالے سے وہ خسارے میں نہیں ہے، اگر وہ خسارے میں نہیں ہے تو اکہتر لوگوں کو ایک دن میں اگر وہ نوکریوں سے نکالتے ہیں تو میرے خیال میں پھر حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے، اس چیز پہ ہمیں مصلحت کا شکار نہیں ہونا

چاہیے، ان کے اشتہارات بند ہونے چاہئیں اور 'سیکنڈلی' جناب سپیکر! میری تو یہی ریکویسٹ ہوگی کہ یہ مسئلہ صرف یہاں پہ ہے، یعنی اسلام آباد جو ہے وہ Media based city ہے، لاہور Media based city ہے، کراچی Media based city ہے، بد قسمتی سے پشاور Media based نہیں ہے لیکن پھر بھی میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ایک کمیٹی بنی چاہیے۔اور جو ادارے ان کارکنان کو نکال رہے ہیں اور 'سیکنڈلی' اتنی کم تنخواہیں دے رہے ہیں، مجھے جو علم ہے، میرے خیال میں جو صحافی بھائی ہیں، بہنیں ہیں وہ بتانے کے قابل نہیں ہیں کہ وہ کسی کو بتائیں کہ ان کی تنخواہیں کتنی ہیں؟ تو ہمارے صوبے کی حد تک میں یہی ریکویسٹ کروں گا کہ پارلیمانی کمیٹی بنی چاہیے اور ہاؤس کو بھی انفارم کرنا چاہیے کہ ماہانہ کس کس ادارے کو کتنے اشتہارات مل رہے ہیں اور ماہانہ ان اداروں کے اخراجات کتنے ہیں؟ جب ہم احتساب کی بات کرتے ہیں تو یہ تو Pillar ہیں، یہ جو میڈیا ہے، یہ تو ریاست کا ستون ہے، اس کا بھی احتساب ہونا چاہیے اور ساتھ ساتھ پھر میں یہ بھی ریکویسٹ کروں گا کہ منسٹر انفارمیشن جو ہیں یہاں جو خیبر یونین آف جرنلسٹ ہے، وفاقی وزیر سے ان کی ملاقات کرائیں اور ساتھ صوبائی حکومت مرکزی حکومت کو ریکویسٹ کرے کہ ان اداروں کو بھی پریشرائز کرے کہ اس طرح کا جو ناروا سلوک ہے کارکنان کے ساتھ، وہ نہ کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جب منسٹر انفارمیشن نے کمٹمنٹ دے دی ہے کہ وہ وفاقی منسٹر فار انفارمیشن سے ان کی ملاقات کرادیں گے اور اس ایشو کو آپ دیکھ لیں تاکہ جو بھی ان کے جائز، جو بڑے جائز ایشوز ہیں، ان کو آپ گورنمنٹ کی طرف سے Resolve کرنے کی پوری کوشش کریں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچن آور: کوئسچن نمبر 245، جناب عنایت اللہ صاحب۔

* 245 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) برائے سال 2013-2018 میں کتنے منصوبے شامل کئے تھے اور ان منصوبوں کی کل مالیت کتنی ہے;

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے مکمل ہوئے ہیں اور کتنے منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں، الگ الگ تعداد بتائی جائے;

(ج) نامکمل منصوبوں کی تکمیل کے لئے حکومت کو کتنے فنڈز درکار ہی، نیز حکومت کب تک ان فنڈز کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کیا حکومت نامکمل منصوبوں کی تکمیل کے لئے کوئی مقررہ وقت بتا سکتی ہے؟

جناب محمود خان (قائد ایوان) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 1701 منصوبے شامل کئے تھے جن کا کل تخمینہ لاگت 984,682.536 ملین روپے بنتا ہے، اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) ان میں سے 627 منصوبے مکمل ہوئے اور 1074 منصوبے تکمیل کے مختلف مراحل میں یعنی Ongoing ہیں، ان منصوبوں میں سے 377 منصوبے جاری سال میں تکمیل پا جائیں گے۔

(ج) جاری سکیموں کی کل لاگت 865,919.464 ملین روپے ہے، ان میں سے موجودہ سال میں تکمیل پائے جانے والے منصوبے (Due for completion Schemes-DFC) کا کل تخمینہ لاگت 104,062.225 ملین روپے ہے، اور ان ڈی ایف سی سکیموں پر 516,16,928 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ اس سال ان کے لئے 524,45.297 ملین روپے درکار ہیں جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں مختص کئے گئے ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایک تو جو بابک صاحب نے نکتہ اٹھایا تھا، میں حکومت سے ریسپانس مانگے بغیر اس پہ دو تین باتیں کرنے کے بعد پھر کوئسچن کی طرف آؤں گا۔ میرا خیال ہے کہ جب حکومت اشتہارات دیتی ہے اور یہ ٹی وی چینلز اور پرنٹ میڈیا کے لوگ یہ اخبارات حکومتی اشتہارات سے چلتے ہیں تو پھر حکومت کے اوپر بہت بڑا Leverage ہوتا ہے، حکومت کے پاس بہت بڑی طاقت ہوتی ہے، میرا خیال ہے اس پہ حکومت کو اپنے آپ کو Assert کرنا چاہیے اور شوکت یوسفزئی صاحب نے ایشورنس دلائی ہے، ہمیں اعتماد ہے کہ وہ اس کو آگے بڑھائیں گے، اس بات کو آگے بڑھائیں گے لیکن اس سے پہلے ہم ایک قرارداد بھی منظور کر چکے ہیں، اس قرارداد کا 'فالواپ' بھی ضروری ہے کہ اس قرارداد کے 'فالواپ' کے طور پہ بھی بات کی جائے اور اس حوالے سے جو قوانین ہیں، میں شوکت یوسفزئی صاحب سے ریکویسٹ کروں گا اور میڈیا کے دوستوں سے بھی کہ جو قوانین ہیں ان قوانین کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کے اندر کہاں کہاں Loopholes ہیں کہ اس کے اندر امنڈمنٹ کر کے صحافیوں کو Protection دی جا سکتی ہے، اس کے اندر امنڈمنٹ لانے کی بھی ضرورت ہے، ہمارے صوبے کے لیول پہ کیا ہو سکتا ہے، مرکز کے لیول پہ کیا ہو سکتا ہے؟ تو یہ دو تین چیزیں میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں

لانا چاہتا تھا۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے سوال پوچھا تھا، اس سوال کا جواب آیا ہے، ویسے میں ایک ریکویسٹ کرونگا کہ جو سوالات ہم کرتے ہیں، ایک تو ان کے جو جوابات آتے ہیں وہ لیٹ Upload ہوتے ہیں اور لیٹ اس لئے Upload ہوتے ہیں، کل رات دس بجے تک اس کا جواب Upload نہیں ہوا تھا تو جب ہم اسمبلی سیکرٹریٹ سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ سے جواب نہیں آیا ہے، ایک تو آپ ڈیپارٹمنٹ کو پابند کریں کہ وہ جوابات کم از کم ایک دو روز پہلے یہاں Submit کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ جو موؤر ہے کوئسچن کا، اس کے موؤر کو کم از کم اس کی ہارڈ کاپی چاہیے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جو Soft form میں ملے ہیں، یہ ہم اپنے موبائل کے اندر Access کریں گے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

<u>جناب سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب! اپنے مالکان کے خلاف شاید واک آؤٹ کیا ہے صحافی حضرات نے، آپ اور ساتھ منسٹر صاحب چلے جائیں، ایک دو بندے۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> سپیکر صاحب! میں عرض کر رہا تھا کہ جب یہ ایجنڈا Upload ہوتا ہے تو ہم اپنے موبائل پہ اس کو Access کرتے ہیں، ظاہر ہے موبائل کے اندر ایجنڈے کو دیکھنا یہ بڑا مشکل کام ہوتا ہے، ہمارے پاس کمپیوٹرز کی Facility گھروں کے اندر نہیں ہوتی ہے، اس لئے میری گزارش ہے کہ اب جو کوئسچن کا موؤر ہے اس کو کم از کم وہ ڈیٹیل ہارڈ کاپی ایک دن پہلے دیں تاکہ اس اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ ہوتی ہے، وہ Productive بن سکے، انفارم ہو، ہم سپلیمنٹری کوئسچنز تیار کر سکیں اور اس پہ پھر حکومت سے پوچھ سکیں۔ میرا منسٹر صاحب سے ایک سوال ہے کہ میں نے ٹائم فریم کا لکھا ہے تو ٹائم فریم Basically اس کو پی اینڈ ڈی کی زبان میں Throwforward کہتے ہیں، میں نے کہا کہ آپ کا Throwforward کتنا ہے؟ تو اس کا جواب انہوں نے مجھے نہیں دیا ہے اور مجھے منسٹر صاحب یہ بھی بتائیں کہ آپ نے اپنی بجٹ سپیچ کے اندر فنانس منسٹر نے کہا تھا کہ ہم اس سال Throwforward کو کم کرنے کے لئے 87 پرسنٹ گو کہ بجٹ ڈاکومنٹ میں انہوں نے 90 پرسنٹ لکھا تھا لیکن وہ Extempore جو سپیچ کر رہے تھے، اس میں انہوں نے 87 پرسنٹ کہا کہ 87 پرسنٹ ہم Ongoing پراجیکٹس کو دے رہے ہیں تاکہ Throwforward کم ہو، تو مجھے منسٹر صاحب تھوڑا یہ بتائیں کہ اس سال سے پہلے Throwforward کتنا تھا اور جب آپ نے اپنے بجٹ کا 90 پرسنٹ حصہ Divert کر دیا تو پھر دونوں

سالوں کا پھر 'بریک اپ' کر کے Throwforward آپ کا کتنا کم ہوا؟ یہ دو فگرز مجھے بتادیں، ٹائم فریم کا مطلب ہے Throwforward۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): تھینک یو، مسٹر سپیکر! پہلے تو میں جو آنریبل ممبر زنے بات کی ہے کہ سوال جب ہوتے ہیں، ان کے جواب جو ہوتے ہیں ان کو In time آنا چاہیے تو میرے خیال میں میں سپورٹ کرتا ہوں اس کو، ان کے لئے بھی سپورٹ کرتا ہوں اور اپنے لئے بھی سپورٹ کرتا ہوں کیونکہ جو موؤر ہوتا ہے He or she should have the time کہ وہ اس پہ دیکھ سکے، سٹڈی کر سکے، اگر کوئی سپلیمنٹری کوسچن ہے وہ بتا سکے اور پوچھ سکے اور جو Defend کرنے والا منسٹر ہو تو اس کے لئے بھی زیادتی ہے کیونکہ ابھی ہمیں بھی ملا ہے تو یہ فگرز کو دیکھنا اور پھر اس کے اوپر تیاری کرنا، تو میری سر Suggestion یہ ہوگی کہ ایک تو ڈیپارٹمنٹ کو پابند بنایا جائے، نمبر ون، وہ تو ہم بطور منسٹر بھی بطور حکومت بھی کریں گے، آپ نے بھی رولنگ پہلے سے دی ہوئی ہے لیکن دوسری ریکویسٹ میری یہ ہے کہ جب جواب پورا آ جائے تو تب ہی کسی سوال کو ایجنڈے پہ شامل کیا جائے، ان کو بھی پابند بنا دیا جائے اور یہاں پہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھی جب جواب اس کا پورا آئے تو تھوڑا بہت نوٹس مل جائے موؤر کو، تو تب ہی اس کو ایجنڈے پر لایا جائے، یہی میری ریکویسٹ ہوگی۔ سر! ابھی In the circumstance آج صبح ہی یہ ساری ڈیٹیل جو ہے مجھے بھی ملی ہے لیکن میں نے تھوڑا بہت اس کو دیکھا ہوا ہے۔ سر! اس میں جو آنریبل ممبر زنے جو سوال کیا ہے، وہ یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک اے ڈی پی میں کتنے منصوبے شامل کئے تھے اور ان منصوبوں کی کل مالیت کتنی ہے؟ تو اس کا جواب جو ہے وہ آگیا ہے 2013-18 وہ Annexure جو ہے اس میں دیا گیا ہے کہ Total number of schemes completed plus ongoing جو ہیں وہ سترہ سو ایک یعنی 1701 سکیمز ہیں، ان کی جو Total cost، پھر انہوں نے پوچھا ہے تو وہ بھی Completed plus ongoing کا ہے 984682.536 ملین جو ہے یہ 2013 سے 2018 تک یہ جو 1701 منصوبے ہیں جو Ongoing یا Complete ہیں، ان کی ٹوٹل کاسٹ یہ ہے۔ سر! اب اس میں Completed schemes کی پھر تفصیل دی گئی ہے، Year wise دی گئی، 2013, 14, 15, 16, 17, 18 کے Completed projects جو ہیں 2013 میں 60 ہیں، کاسٹ ان کی 7237 ملین ہے۔ جو 2014 میں

Completed میں 2015 ہے۔ 23495 ملین ہے۔ Completed projects ہیں وہ 124 ہیں، 23495 ملین ہے۔
projects 123 ہیں، 21111 ملین جو ہے وہ اس کی ٹوٹل کاسٹ ہے۔ 2016 میں 114 منصوبے ہیں جن کی 19761 ملین کاسٹ ہے۔ 2017 میں Completed جو ہیں 178 منصوبے Completed ہیں، 44448 ملین جو ہے ان کی کاسٹ ہے اور 2018 میں ابھی تک جو ہے 21 منصوبے Complete ہو چکے ہیں، 2709 ملین ان کی کاسٹ ہے، تو اس طرح 627 Completed projects ہیں اور اس کے ساتھ یہ فگر ہے 118763 ملین، پھر Ongoing schemes کی بھی اسی طرح 2013 سے لے کر 2017 تک کی تفصیل دی گئی ہے۔ 2013 میں 89 سکیمز 91141 ملین کاسٹ، پھر 2014 میں جو ہے، 228 سکیمز، 141565، کاسٹ، پھر 2015 میں 313 سکیمز 143511 ملین ان کی کاسٹ، 2016 میں 59 سکیمز 145865 ملین۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> سر! میں آرہا ہوں، اس پہ میں آرہا ہوں آپ کے کوئسچن پہ، میں سپلیمنٹری بلکہ یہ تو سپلیمنٹری ہو گیا، اس پہ میں آتا ہوں، یہ صرف ایوان کو بتانے کے لئے کہ جواب تقریباً آچکا ہے، تو ابھی اس میں جو آنریبل ممبر صاحب نے اور پوچھا ہے کہ (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کتنے منصوبے مکمل ہوئے؟ اس کا جواب جیسا کہ میں نے بتا دیا، وہ بھی آچکا ہے اور کتنے منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں، یعنی Ongoing جو ہیں، اس کا بھی جواب آگیا Cost کے ساتھ، اور کتنے نامکمل منصوبے تکمیل کے لئے محکمے کو کتنے فنڈز درکار ہیں؟ ان کے لئے فنڈز کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ محکمہ ان منصوبوں کی بروقت تکمیل کی تفصیل فراہم کرے؟ تو یہ جو ہے کہ فنڈز کتنے درکار ہیں اور کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو یہ Annexure کے بالکل آخر میں اگر ہم جائیں، یہ ہے List of Due for Completion Schemes, 2018-19، تو یہ سیکٹر وائز دیئے گئے ہیں اور سیریل نمبر 1 سے لیکر یہ ہیں، 377 تک یہ سارے منصوبے ہیں اور ان میں سیکٹر دیا گیا ہے، پھر سکیم نمبر دیا ہے، پراجیکٹ جو ہے وہ اس کی ڈیٹیل ہے، ٹوٹل کاسٹ ہے اور پھر اس سال کی جو Allocation ہے، وہ بھی دی گئی ہے، مطلب اس سال کی Allocation بھی اس میں موجود ہے تو وہ کوئسچن وہ بھی ان کا Resolve ہو گیا، صرف جو ان کا ایک کوئسچن رہتا ہے، سپلیمنٹری جو انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ بتائیں کہ جو Throwforward ہے، اگر 87 percent ongoing schemes پہ آپ

لگارہے ہیں تو فرق کیا پڑا ہے کہ Last year جو ہے وہ کتنے، پھر Throwforward کتنا تھا اور اگر 87 percent ongoing پہ آپ لگائیں گے تو Throwforward میں کتنی کمی آئے گی؟ تو سر! میری پھر ریکویسٹ یہی ہے کہ چونکہ یہ ایک الگ سا ایک کوئسچن ہے جو آنریبل ممبر نے پوچھا ہے تو اس کے لئے اگر وہ پھر ٹائم دے دیں تو وہ ڈیٹیل بھی، وہ جو Comparison ہے، کیونکہ سوال میں وہ نہیں پوچھا گیا ہے اور اگر وہ چاہتے ہیں، دوسرا میں آپشن ان کو دے رہا ہوں، اگر وہ چاہتے ہیں تو میرے خیال میں فنانس کے، پی اینڈ ڈی کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر تھوڑا یہ کوئسچنز آور شروع ہے، آپ تھوڑا ٹائم دے دیں، وہ فگرز میں Provide کر دیتا ہوں، پھر پینڈنگ رکھ لیں اس وقت تک۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب! آخری پورشن کو آپ پینڈنگ رکھیں، باقی جوابات درست ہیں، یعنی ٹائم فریم، دیکھیں، میں تو اس اسمبلی کے اندر جب کوئسچن لاتا ہوں تو اس کی پشت پہ میرے ذہن کے اندر ایک Positive اور Productive چیز ہوتی ہے، یعنی میں یہ چاہتا ہوں، میں نے پچھلے دنوں یہاں ایک سوال کیا تھا ایک کالج کے حوالے سے، جو کہ 2006-07 میں منظور ہوا تھا اور کالج پہ کام اب بھی چل رہا ہے۔ میں نے اسی روز سکولوں کے نام بتا دیئے تھے کہ پانچ سال سے سکولوں کے اوپر کام ہو رہے ہیں اور وہ مکمل نہیں ہو رہے ہیں۔ اس لئے جب میں یہ کوئسچن لے آتا ہوں تو میں اس بنیاد پہ لے آتا ہوں کہ اس اسمبلی کے اندر اس پہ ڈیبیٹ ہو اور یہاں سے جو ایک پروپوزل چلی جائے، اس پہ پھر عمل ہو۔ میں نے یہ سوال اس لئے کیا ہے کہ جو Throwforward ہے وہ بہت زیادہ ہے، یعنی جو حکومتوں کے اندر Normal throwforward ہوتے ہیں وہ تین سال اور دو سال ہوتے ہیں، سٹینڈرڈ دو سال اور تین سال ہوتے ہیں بڑے منصوبوں کے، چھوٹا منصوبہ تو ایک سال کے اندر مکمل ہونا چاہیے، جو بڑا منصوبہ ہے وہ دو سال، جو بہت بڑا منصوبہ ہو وہ تین سال کے اندر مکمل ہوتا ہے، اس سے آگے اگر کسی منصوبے کا Tenure جاتا ہے تو وہ حکومت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے، وہ Public exchequer کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے، اس لئے میں اس اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ چاہتا ہوں کہ جو حکومتوں کے اندر Expenditure ہے اور ڈیویلپمنٹ کے بجٹس ہیں، ان کے اوپر اس اسمبلی کا کنٹرول ہو کیونکہ یہ اسمبلی کسٹوڈین ہے According to the Constitution, Provincial Consolidated Fund کی اور وہ اگر غلط طریقے سے استعمال ہو رہا ہے، اس کی پلاننگ اگر غلط طریقے سے ہو رہی ہے تو یہ اسمبلی کا پریویلج پھر مجروح ہو رہا ہے، استحقاق مجروح ہو رہا ہے اور اس لئے میرا خیال ہے کہ سوال کے آخری حصے کا جواب بڑا

Important ہے تاکہ اس میں پھر ہم فیوچر کے لئے یہاں اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ کر سکیں کہ اگرThrowforward چھ سال ہے یا پانچ سال ہے تو اس کو سٹینڈرڈ پہ کس طرح لائیں گے اور کب تک سٹینڈرڈ پہ لائیں گے؟ سلطان خان! جو میں اگلا سوال کروں گا وہ یہ کروں گا کہ یہ اگرThrowforward، جس طرح آپ کے منسٹر صاحب نے اپنی سپیچ میں شاید آپ کو یاد نہیں ہے، مجھے یاد ہے، انہوں نے اپنی سپیچ میں بتادیا تھا کہ پانچ سال تک ہے اور کسی جگہ میں نے چھ سال دیکھا تھا، اس لئے میں نے سوال کیا کہ آپ Exact مجھے بتادیں کہ Throwforward کیا ہے؟ اور پھر اس اسمبلی کے اندر اس پہ ڈیبیٹ ہو کہ اس Throwforward کو اگلے بجٹ کے اندر کس طرح ڈیبیٹ کر کے ہم کم کر سکتے ہیں، Standard three years پر لا سکتے ہیں؟ اس میں حکومت کا فائدہ ہو گا۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر Three years پر لے آتے ہیں تو اس حکومت کا فائدہ ہو گا، اس میں اگر ہم سوالات نہیں پوچھیں گے اور آپ کو Accountable نہیں ٹھہرائیں گے تو یہ Throwforward آپ کا چھ سال سے پھر پندرہ سال پر چلا جائے گا، تو حکومت کو نقصان ہو گا۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! میرا سپلمنٹری کوسچن ہے، عنایت اللہ خان تو بار بار پوچھیں گے فگرز کا، اور مجھے پتہ ہے کہ یہ اتنا مشکل جواب تو نہیں ہے لیکن سلطان خان نہیں بتا رہے ہیں، میں عنایت اللہ خان کو جواب دیتا ہوں کہ جو ابھی تک Throwforward ہے وہ پانچ سو پچانوے ارب روپیہ ہے، پانچ سو پچانوے ارب روپیہ، میرا سپلمنٹری کوسچن یہ ہے کہ گزشتہ دن یہاں پر وزیر اعظم صاحب آئے اور انہوں نے آئندہ پانچ سال کے لئے صوبائی حکومت کا اپنا جو پلان تھا وہ پیش کیا اور اس موقع پر وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا کہ آئندہ پانچ سالوں میں ہم چار ہزار ارب روپیہ جو ہے وہ خیبر پختونخوا کی ترقی پر لگائیں گے، میرا سپلمنٹری یہ ہے کہ اگر ابھی تک پانچ سو پچانوے ارب Throwforward ہے تو منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ یہ چار ہزار ارب آئندہ پانچ سال میں کہاں سے آئے گا؟ ذرا Simply اگر اس کا یہ بتائیں تو۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! مجھے پتہ ہے، بابک صاحب کو بھی اندازہ ہے کہ میں فنانسز میں اتنا تگڑا نہیں ہوں تو وہ یہ سوال پوچھ رہے ہیں، لیکن Colleagues ہیں اور Obviously جو جواب جو مانگ رہے ہیں تو میں بھی Last tenure میں سر! میں اپوزیشن میں رہا ہوں اور عنایت اللہ صاحب اس وقت منسٹر تھے Last government میں، پانچ سال ہم اپوزیشن میں تھے تو اس وقت ہم بھی یہی ان سے

ریکویسٹ کرتے تھے کہ یہ جو Allocations ہوتی ہیں، تو سکیمز کو صحیح طریقے سے ہونا چاہیے لیکن Sir, that is an other issue، مجھے ایک فگر تو مل گیا یہاں پر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے، یہ جو On going schemas ہیں سر، یہ ہیں 779 سکیمز ہیں، Allocation جو ہے 38 بلین یعنی 38 ارب روپے جو ہیں ان کو Allocate ہوئی ہے اور Throwforward جو ہے وہ ہے تین سو پچاسی ارب، Throwforward، ہے تو یہ مجھے مطلب ہے ابھی فگر ملا ہے، میں نے اس لئے اس کو Quote کیا ہے لیکن اس میں میں ایک اور بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک اور بات کرنا چاہ رہا ہوں، یہ ہے بھی سر! جس طرح عنایت اللہ صاحب کہہ رہے ہیں This is one of the most important questions کیونکہ ہم سب کے حلقے ہیں، ہم سب کے ڈسٹرکٹس ہیں Native، ان میں ڈیویلپمنٹل سکیمز شروع ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ جب Allocation صحیح نہیں ہوتی تو اس میں پھر مسئلے پیدا ہوتے ہیں، کام ٹائم پر Complete نہیں ہوتے ہیں، کاسٹ ان کی بڑھ جاتی ہے، یہ سارے مسئلے ہیں تو سر! میں ان کو سپورٹ کرتے ہوئے، ان کو میں سپورٹ کرتے ہوئے یہ جو رول 48 ہے سر، تو میں ان کو سپورٹ کرتے ہوئے کہ اس کوئسچن پر جو انہوں نے Raise کیا ہے We should have a proper debate in the House اور رول 48 جو ہے "Discussion on matter of public importance arising out of answer to a question" تو سر! اس کے تحت آپ اس سوال کو ایک Proper debate کے لئے رکھ لیں اور اس پر Proper ایک ڈیٹیل ڈیبیٹ ہو جائے تاکہ ہم Solution کی طرف بڑھ سکیں جی۔

جناب سپیکر: بالکل صحیح ہے، آپ نے نوٹس دے دیا، وہ دے رہے ہیں۔ کوئسچن نمبر 289، میاں نثار گل صاحب۔

* 289 _ میاں نثار گل: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کرک میں ڈاکٹروں، پیرامیڈکس، نرسنگ سٹاف اور کلاس فور کی تعداد کتنی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان کی تنخواہوں کی تفصیل فراہم بھی مہیا کیا جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کرک میں ڈاکٹروں، پیرامیڈکس، نرسنگ سٹاف اور کلاس فور کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، مزید برآں عرض ہے کہ جہاں تک تنخواہوں کا تعلق ہے، وہ سرکاری ملازمین کو ان کے سکیل اور سینیارٹی کے مطابق دی جاتی ہیں۔

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر! ایک بات کو بار بار دہرانا مناسب ہی نہیں ہوتا، جس طرح عنایت اللہ صاحب نے کہا کہ جب ہم سوال اسمبلی میں بھیجتے ہیں تو وہ اس لئے کہ منسٹر صاحبان اور سارا ایوان اس میں، اگر سوال وقت پر آجائے تو اس پر ڈیبیٹ ہو جائے، تو میرے خیال میں پھر بیوروکریسی وقت پر کام بھی کرے گی لیکن بد قسمتی سے صبح ہم نو بجے آئے ہیں اسمبلی میں، جناب سپیکر! پہلی دفعہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہم گھومتے ہیں اپنے ایجنڈے کے پیچھے کہ سوال ہے یا نہیں؟ تو میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا، آپ نے رولنگ بھی دی تھی کہ دو دن پہلے جو بھی سوال ہو وہ موؤر کو ملنا چاہیے، جناب سپیکر! آپ یہ دیکھ لیں، مجھے صبح دس بجے یہ ایجنڈا ملا، کہتے ہیں کہ سوال لف ہے لیکن اس میں کچھ بھی نہیں ہے تو اگر حکومت کے ساتھ یا سیکرٹری اسمبلی کے ساتھ اخراجات کم ہوں تو ہماری تنخواہوں سے کٹوتی کی جائے خیر ہے، کوئی بات نہیں ہے لیکن سوال کا مطلب ہمارا یہ ہوتا ہے کہ اسمبلی میں اس پر ڈیبیٹ ہو، منسٹر صاحب کو بھی پتہ لگے، سیکرٹری صاحبان کو بھی پتہ لگے کہ کتنے، ابھی یہ میرا جو سوال ہے، ڈسٹرک ہسپتال کرک میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل، نرسنگ سٹاف اور پوسٹوں کی تعداد کتنی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟ میرا اس سے مطلب یہ تھا کہ جتنے بھی ہاسپٹلز ہیں، وہ تقریباً ڈسٹرکٹ میں خالی پڑے ہیں، بعض ایسے ہاسپٹل بھی ہیں کہ ان میں آر ایچ سی، بی ایچ یو، ہمارا پہاڑی علاقہ ہے، اس میں ڈاکٹروں کا نام و نشان بھی نہیں ہے لیکن اگر میں اس پر ڈیبیٹ کروں اور میں مطمئن ہو جاؤں، لیکن ادھر کوئی بندہ مجھے نہیں ملے گا کہ کام کرے، اس لئے میں آپ سے بھی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ان کی عزت ہو گی، جو بھی منسٹر حضرات ہیں، ہم بھی، جس طرح ہمارے لاء منسٹر نے کہا ہم ادھر بیٹھے ہوئے تھے، منسٹر تھے، جوابات دیتے تھے لیکن دو دن پہلے موؤر کو بھی پتہ ہوتا تھا، ہمیں بھی پتہ ہوتا تھا کہ اسمبلی میں کیا ڈیبیٹ ہو رہی ہے؟ اس لئے اگر منسٹر صاحب مجھے جواب بھی دیں تو ٹھیک ہے کرک میں سارا ٹھیک ٹھاک ہے، ہاسپٹلز بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں، لوگ ٹھیک ٹھاک کام کر رہے ہیں، سٹاف پورا ہے، تو میں تسلی کر لونگا لیکن مریض کو فائدہ نہیں ہو گا، اس لئے احتجاجاً میں اس سوال پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Minister Health, to responsed please.

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، آنریبل سپیکر صاحب! میاں صاحب نے جو سوال پوچھا اور اس کی ڈیٹیلز ہم نے فراہم کی ہیں کہ کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈکس موجود ہیں ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل کرک میں، میرا ان کے ساتھ اتفاق ہے کہ بہت سی ایسی پوزیشن ہیں جو Vacant ہیں اور یہ میں

نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی بات کی تھی کہ اس کے لئے ہم نے ایک 'ایچ آر' یونٹ بنایا ہے جس میں ہر ڈاکٹر، نرس اور پیرا میڈکس کی ہم رجسٹری کر رہے ہیں According to their district of domicile, marital status and qualification اور اس کے بعد ان کی ٹرانسفر ہو گی ان کے ڈسٹرکٹ میں، جن کا ان کے پاس ڈومیسائل ہے اور وہاں پر اس ڈسٹرکٹ میں بی ایچ یو، آر ایچ سی، تحصیل ہیڈکوارٹر اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر، Accordingly ہم اس کو پوسٹ کریں گے According to his qualification، اس میں تھوڑا وقت اس لئے لگ رہا ہے کہ جتنی ہمارے پاس فائلز آئی ہیں، وہ کچھ نہ کچھ I would say میجارٹی میں کچھ نہ کچھ کمی ہے تو Hopefully یہ 15 جو Last date تھی، دو دن پہلے یہ ہم نے ان کو ڈیڈ لائن دی تھی سارے ڈی ایچ اوز کو، اور ایم ایس کو کہ وہ انفارمیشن ڈاکٹرز کی Provide کریں، Hopefully, it will take one more week to register the doctors اور اس کے بعد ان کی ٹرانسفرز ہو جائیں گی اور میں ان کو یہ یقین دہانی دلاتا ہوں کہ ساری پوزیشنز ہم Fill کریں گے جتنی Sanctioned posts ہیں اور جہاں پر Sanctioned post نہیں ہے ان کو Sanction کریں According to their specialties، صرف یہ بھی ایک درخواست ہے میری کہ یہ ڈاکٹر صاحبان جب یہ ٹرانسفر ہو جاتے ہیں تو ان کی پھر اسی ایوان سے سفارشیں ہمیں ہوتی ہیں کہ ان کو واپس لیکر اپنی پوزیشن پر لیکر جایا جائے یا پیرا میڈکس کو یا نرسز کو، تو یہ میری ان سے ریکویسٹ ہو گی کہ Either we have to watch the interest of the public or either we watch the interest of the employees تو وہاں پر میرے ساتھ یہ کوآپریٹ کریں اور ان شاء اللہ میں ان کو جتنی ان کے ڈسٹرکٹس میں Vacant positions ہیں، وہ میں Fill کر کے دوں گا ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر! ہیلتھ منسٹر سے یہی میرا کوئسچن ہے کہ جیسے میاں نثار گل صاحب نے کہا ہے کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے، میں اپنے لکی ڈسٹرکٹ کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر جتنے بھی کلاس فور ریٹائرڈ ہوئے ہیں، ان کی جگہ ابھی تک ان کے بچوں کی پوسٹنگ نہیں ہو رہی، وہ بیچارے دربدر پھر رہے ہیں، Kindly میری ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحب سے کہ جو ریٹائرڈ لوگ ہیں،

ان کا اپنا کوٹہ ہے، اس سلسلے میں یہ تھوڑی وضاحت کریں کہ ان کا کیا پروگرام ہے، ان کو بھرتی کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے ؟

جناب سپیکر: آپ کا سپلیمنٹری Relevant to this تو نہیں بنتا۔ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جی، جیسے ایم پی اے صاحب، منور خان صاحب نے بات کی، ان کی وضاحت کے لئے، بالکل ان کو بھرتی کیا جائے گا، ہم نے فی الحال Temporary ایک Ban لگایا تھا اپوائنٹمنٹس پر، وہ اس لئے تھا کہ We were very busy in these hundred days اور We thought کہ صحیح بندے کو میرٹ پر ہم اپوائنٹ کریں And there should be a criteria تاکہ نہ آپ کو پھر گلہ ہو اور نہ کسی اور ایم پی اے صاحب کو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ آپ کب تک Ban ہٹالیں گے ؟

وزیر صحت: Hopefully, within two weeks ہم Ban ہٹادیں گے اور جتنی اپوائنٹمنٹس ہیں ان کو کرالیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو منسٹر صاحب۔ کوئسچن نمبر 248، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 248 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے مالی سال 2013 سے 2018 تک ملکی اور غیر ملکی اداروں سے ترقیاتی کاموں کے لئے قرضہ حاصل کیا ہے جس سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ حکومت نے پانچ سالوں کے دوران کن کن اداروں سے قرضہ لیا اور کن کن منصوبوں پر خرچ کیا گیا، اداروں کا نام، شرح سود، ترقیاتی منصوبوں کا نام اور ان کی پراگریس رپورٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) حکومت خیبر پختونخوا نے گزشتہ پانچ سالوں میں 2013 سے لیکر 2018 تک ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے توسط سے چار ترقیاتی منصوبے مختلف شعبوں میں شروع کئے، جن کے نام اور ان کی پراگریس رپورٹ ایوان کو مہیا کی گئی۔

Mr. Speaker: Answer be taken as read, supplementary, please.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر! میرے کوئسچن کا جو جواب انہوں نے صبح مجھے دیا ہے، وہی بات میں دوبارہ Repeat کرونگی کہ اس سے پہلے جب آپ نے کہا تھا کہ آپ کا پریویلج ہوگا تو آپ لے کر آئیں

لیکن جب آپ نے رولنگ دی پرسوں، تو ہمیں صبح جواب مل گیا تھا لیکن آپ کی رولنگ کے بعد صبح بھی ہمیں جواب نہیں ملا، تو یہ آپ کا پریویلج جو ہے آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے صبح نو دس بجے جس طرح نثار گل صاحب نے، عنایت صاحب نے بات کی کہ ہم ایجنڈے کے پیچھے اور سوال جوابات کے لئے ہم نیٹ پر بھی دیکھتے ہیں اور ہم کوئسچن بھی کرتے ہیں تو مجھے تو یہ جواب دیدیں کہ میں استحقاق لے آؤں ڈیپارٹمنٹ پر یا آپ کرتے ہیں؟ کیونکہ آپ کا پریویلج بنتا ہے، آپ نے رولنگ دی تھی اور آپ کی رولنگ کے بعد انہوں نے جواب نہیں بھیجا۔ ایک یہ ہے، دوسری بات سر! سوال جو میں نے ان سے کیا تھا کہ گزشتہ حکومت نے مالی سال 2013 سے لیکر 2018 تک ملکی اور غیر ملکی اداروں سے قرضہ، اس سوال کے جواب میں انہوں نے مجھے کوئی ڈیٹیل نہیں دی اور میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ آپ مجھے یہ بتادیں کہ ہر سال سود کی مد میں کل بجٹ کا کتنا حصہ جو ہے، وہ رقم سود کی مد میں ادا کی جاتی ہے؟ تو سر! مجھے 'جی ہاں' اور 'جی نہیں' میں جواب دیا گیا ہے جو کہ Attached ہے، وہ انفارمیشن اس میں نہیں ہے تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ کوئسچن ہے یا مذاق کر رہے ہیں؟ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ موجود نہیں ہیں کیونکہ میں صبح آئی ہوں، میں نے پوچھا تو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بھی بندہ یہاں موجود نہیں تھا، تو سر! یا تو رولنگ دیں کہ اگر سیکرٹری نہیں آئے گا تو ہم اپنے کوئسچنز واپس لے لیتے ہیں، یہ کیا ہمارے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے؟ اور نہ ہمیں جوابات مل رہے ہیں، صبح ہمارے جواب کا یہ حال ہے کہ جی Attached، وہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لسٹ دیں ذرا، Minister Law, to respond please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق):</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! ایک تو وہی والا ایشو ہے جو ہم نے پہلے سوال میں کہ وہ میرے خیال میں آپ نے Already decide کر بھی دیا ہے کہ ڈیپارٹمنٹس کو بھی تاکید ہے لیکن جو اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھی جو جواب پورا آ جائے تو اسی کو ایجنڈے پر شامل کیا جانا چاہیے تاکہ موور کو بھی ٹائم مل سکے And to be very fair, Mr. Speaker جو Defend کرنے والا منسٹر ہو، اس کو بھی ٹائم مل سکے تاکہ وہ بھی کوئی فگرز دیکھ سکے اور Defend کر سکے۔ سر! پی اینڈ ڈی سے تو میرے خیال میں ابھی کوئی آیا ہوا ہے آفیسر، یہاں پر موجود ہے، موجود ہے میرے خیال میں، ایڈیشنل سیکرٹری ابھی، ہو سکتا ہے جب آنریبل ممبر صاحبہ نے پوچھا تو اس وقت نہیں تھے لیکن ابھی موجود ہیں تو سر! ایک تو یہ ہو گیا، دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے

تو وہ ہے 2013 سے 2018 تک ملکی اور غیر ملکی اداروں سے ترقیاتی کاموں کے لئے قرضہ حاصل کیا ہے جس سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ہیں، تو وہ تو 'جی ہاں' ہی ہو سکتا ہے کیونکہ انہوں نے سوال کیا تھا، انہوں نے کہا ہے کہ 'ہاں' ہے، مطلب لیا ہوا ہے قرضہ، دوسرا یہ ہے جی، وہ ڈیٹیل والا جو سیکنڈ پارٹ ہے، وہ یہ پانچ سالوں کے دوران کن کن اداروں سے قرضہ لیا ہے؟ تو اس کے بارے میں ہے کہ 2013 سے 2018 تک ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کے توسط سے قرضہ لیا گیا ہے۔ پھر یہ کن کن منصوبوں پر خرچ کیا گیا ہے؟ چار ترقیاتی منصوبے، جواب یہ ہے، مختلف شعبوں میں شروع کئے ہیں جن کے نام اور ان کی پراگریس رپورٹس Attached ہیں، تو جو Annexure ہے اس کے ساتھ ابھی مجھے پتہ نہیں ہے کہ آنریبل ممبر صاحبہ کو Annexure مل گیا ہے یا نہیں؟ لیکن جو میرے پاس Annexure موجود ہے تو اس میں یہ جو چار منصوبے ہیں ان کی پوری ڈیٹیل جو انہوں نے جو سود والا اس پر وہ جو انٹرسٹ کے بارے میں پوچھا ہے تو وہ بھی اس میں ہے۔ نمبر ایک، سر! Energy and Power Project ہے Access to energy, construction of MHP on canals, construction of MHP on rivers and tributaries, solarization of schools and BHUs ڈونر ہے اے ڈی پی یعنی ایشین ڈیویلپمنٹ بینک، کمٹمنٹ جو ہے وہ 237.40 ملین ہے، Loan Agreement کی جو Signing Date ہے، وہ 7 فروری 2017 ہے، Objective of the project دیا گیا ہے، Interest rate کیونکہ ممبر صاحبہ نے جو Interest rate کے بارے میں پوچھا ہے جناب سپیکر! تو Interest rate بھی دیا گیا ہے Interest rate+0.60%, Grace Period پانچ سال، Repayment Period جو ہے 20 سال، تو وہ بھی دیا ہوا ہے اور سٹیٹس بھی ہے Procurement of Consultant and Contractor under the process.، دوسرا جو ہے روڈز میں ہے، Provincial Roads Rehabilitation Project under PK6 یہ بھی ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا ہے، port folio، Interest rate اس کا بھی دیا گیا ہے، یہ Interest rate والے کالم میں، میں Provide کر بھی سکتا ہوں اگر آنریبل ممبر صاحبہ کے پاس نہیں ہے تو میرے پاس یہ Annexure موجود ہے۔ نمبر تین ٹرانسپورٹ میں ہے، Construction of Peshawar Mass Transit System, Bus Rapid Transit, یہ بھی Asian Development Bank Supported ہے۔ 335 ملین یو ایس ڈالر اور Interest rate اس کا بھی دیا گیا ہے اور پراگریس بھی دی گئی ہے۔ جناب سپیکر، Last جو ہے وہ Water Sector میں

ہے، Detailed Design and Construction of Pehur High Level Canal Extension, District Swabi. یہ بھی ایشین ڈویلپمنٹ بینک کا ہے، جو Interest rate ہے وہ بھی دیا گیا ہے اور ساری ڈیٹیلز اس میں ہیں، میں ان کو Provide بھی کر دوں گا کیونکہ ان کا حق ہے، انہوں نے سوال پوچھا ہے لیکن آخر میں پھر بھی یہ Reiterate کرتا ہوں، جس طرح میں نے Suggest کیا ہے، ریکویسٹ کی ہے کہ جو جواب آجائے تو وہی ایجنڈے پر آنا چاہیئے تاکہ ممبر کو بھی ٹائم مل سکے، موور کو اور یہاں پر جو Defending منسٹر ہے، ان کو بھی ٹائم مل سکے تاکہ وہ ان کو Defend کر سکے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب! ایسا ہے کہ کوئسچنز جو ہیں وہ 'روٹین ڈے' پر ہی لئے جا سکتے ہیں، You can't contend the Question، اسی ترتیب سے آئیں گے، اسی ترتیب سے آگے ایجنڈے کا حصہ بنیں گے، گورنمنٹ کو یہ چاہیے کہ تمام سیکرٹریز کو انسٹرکشن دے کہ وہ دو دن پہلے جواب ہمیں پہنچائیں اس ہاؤس میں اور کم از کم Twenty hard copies اس کی اس کے ساتھ ہوں تاکہ ہم جو بھی موور ہے تو وہ اور منسٹر کنسرنڈ کو بھی وہ Hard copies وقت پر مہیا کر سکیں۔ یہ Possible نہیں ہے کہ جس کوئسچن کا جواب نہ آئے تو وہ آپ ایجنڈے پر نہیں لائیں گے، کوئسچنز ایجنڈے پر آتے رہیں گے اپنی ترتیب کے ساتھ۔ اب یہاں پچھلے سپیکر بھی رولنگ دے چکے ہیں اور میں بھی رولنگ دے چکا ہوں، نہ ان کی رولنگ کی کوئی اہمیت تھی اور نہ میری رولنگ کی کوئی اہمیت ہے، اب میرے پاس ایک ہی میکنزم رہ جاتا ہے کہ میں آئی جی پی کو ریکویسٹ کروں کہ ان سیکرٹریوں کو پکڑ کر یہاں پر لائیں جو جواب نہیں لا رہے، دوسرا میرے پاس I don't have any other option, so, please do instruct to the government or to the Chief Secretary or to the Secretary concerned کہ Don't make fun of this house، یہ اس صوبے کے عوام کا ایک نمائندہ ہاؤس ہے اور In fact this is the، یہ جو کر رہے ہیں، It's the violation of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. یہ Constitution کے نیچے یہ ہاؤس بنا ہوا ہے اور سیکرٹریوں کو پرواہ ہی نہیں ہے کہ کوئی جواب آتا ہے کہ نہیں آتا، یہ کوئی طریقہ ہے کہ رات کو جواب نہیں اور صبح سویرے جس دن کوئسچن ٹیبل ہوا ہے صبح، سویرے سویرے جواب آجائے، نہ موور کو پتہ، نہ منسٹر کنسرنڈ کو پتہ، تو یہ درست طریقہ نہیں ہے، اس لئے ان کا مزاج درست کریں، This is the responsibility of the government, so please,

ask the Chief Minister, the Chief Secretary should instruct all the secretaries of the departments کہ یہ اسمبلی کے ساتھ Joke نہ کریں، Two days, two clear days before یہ ہمیں Answer پہنچائیں ورنہ میں اس کا اور کوئی قانونی حل پھر نکالوں گا، جو بھی ہے۔

<u>جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے کچھ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، شہرام خان نے ٹائم لیا ہے جی پہلے جی شہرام صاحب۔

<u>جناب شہرام خان(وزیر بلدیات)</u>: میں اب یہ۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب! میری بات سن لیں اسی حوالے سے۔۔۔۔۔

<u>وزیر بلدیات</u>: چلیں، آپ کرلیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں آپ کرلیں، درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ہال کے اندر انچارج منسٹر ذمہ دار ہے، آپ منسٹر کو رعایت دیتے ہیں اور سیکرٹری کو ادھر سے پکڑتے ہیں، یہاں پر میرا منسٹر جب مجھے جواب دے گا تو وہ وہاں پر اس کے محکمے سے پورا جواب ادھر آئے گا، اگر کسی منسٹر کا اپنا سیکرٹری بات نہیں مانتا ہے تو پھر وہ ایک الگ بات ہے، ابھی یہاں پر جو ہم پوچھتے ہیں تو سیکرٹری تو اس سائڈ پر بیٹھے ہیں، یہاں پر تو ہم منسٹر کو، وہ بیچارہ پھر ادھر ادھر سے کچھ نکال کر، جو آج سلطان صاحب پر کچھ گزر رہا ہے تو میرے خیال میں یہ تو ذہنی طور پر مریض بن جائیں گے ہمارے منسٹر، اور انتہائی تکلیف کی بات ہے کہ وہ یہاں پر اپنے محکمے کے بارے میں نہ ان کو علم ہے، منسٹر تو تقریباً جب سوال چلا جاتا ہے تو اپنے محکمے سے بریفنگ لے اور یہاں پر میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ دو دن پہلے ہمیں دیا کریں رولز کے مطابق، ابھی ہم پرانے لوگ ہیں اس میں سے نکال بھی نہیں سکتے، (کمپیوٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) تو آپ کا آدمی ادھر سے آتا ہے، ہمیں بریف کرتا ہے، پھر ہم سے دوبارہ وہ خراب ہو جاتا ہے، پلیز دو دن پہلے سارے ممبران کو آپ ڈاکومنٹس پہنچائیں کہ وہ بھی تیاری کریں، ویسے فضول خرچہ ہے اسمبلی میں آنے کا ڈیلی کی بنیاد پر، اگر اس کا کچھ ریزلٹ نکلے تو ٹھیک بات ہے، تو دو دن پہلے آپ ہدایات دے دیں اپنے سیکرٹری کو کہ ہمیں پہنچائے اور جب یہ سوال مکمل آیا نہیں ہے تو پھر یہاں پر یہ اس کو اسمبلی پیش نہ کریں، جب مکمل آجائے تو اس وقت میرے خیال میں پھر ضروری ہے کہ اس سوال کا جواب بھی ٹھیک ہو، دو دن پہلے آجائے۔ ابھی یہاں پر اسمبلی کا اجلاس ہے اور ادھر سے سوالات آرہے ہیں، تو منسٹر بیچارہ کیا کرے گا؟ اور یہاں پر جو موؤر ہے تو وہ کیا کرے گا؟ تو پلیز،

آپ کے تو ہم مشکور ہیں، بڑے اچھے طریقے سے لیکن ادھر سے ادھر بھی آپ ضرور، ان کو بھی کہیں اور یہاں پرآپ کی ہدایات کے مطابق کوئی بھی اس طرح میں دیکھ رہا ہوں، ہمیشہ گورنمنٹ کی طرف سے وزراء کی بھی اور ایم پی ایز کی بھی، تو یہ تو گورنمنٹ کا اجلاس بلایا ہوا ہے، اس میں کچھ دلچسپی میں اس طرح نہیں دیکھ رہا ہوں جو یہاں پر گورنمنٹ کی ہوتی ہے، تو آپ کے تو ہم ممنون ہیں کہ آپ بڑے اچھے احکامات دیتے ہیں لیکن اس کے بعد پھر اس پر عمل بھی ہونا چاہیئے۔ شکریہ جناب۔

<u>جناب سپیکر:</u> شہرام خان، شہرام خان۔

<u>وزیر بلدیات:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ ایک تو آپ کی بات بالکل بجا ہے اور جو Respective Ministersاور سیکرٹریز ہیں اور ڈیپارٹمنٹس ہیں جن کے سوالات ہوتے ہیں، ان کو ٹائم پر Reply کرنا چاہیئے، اس میں آپ سے بالکل اتفاق کرتے ہیں اور بالکل یہ آپ کا میسج نوٹ بھی ہے، چیف منسٹر سے بھی آج ہی بات کریں گے، چیف سیکرٹری سے بھی، اور At least جس Respective Minister, کے، جس ڈیپارٹمنٹ کے کوسچنز ہوں ان کے منسٹرز اور ان کے سیکرٹریز کا اور اس کا ڈیپارٹمنٹ کا اس دن اسمبلی میں موجود ہونا انتہائی Important ہے اور اگر نہیں کریں گے تو اگر اسمبلی کو نہیں مانتا کوئی بندہ تو پھر تو کھاتہ الٹا ہے، پھر Accordingly اس کو ڈیل کیا جائے گا اور سختی سے نمٹا جائے گا، اس میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں ہو گی، اور اس ہاؤس کی جو کمٹمنٹ ہے، اور آپ ان کے Behalf پر کرتے ہیں تو ان کا یہ ان شاء اللہ حکومت پورا کرے گی۔ دوسری درانی صاحب نے بات کی تو ان شاء اللہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، سارے منسٹرز اور سیکرٹریز ایک ہی پیج پر، ایک ہی Cause کے لئے لگے ہوئے ہیں، کیونکہ چند منسٹرز نئے ہیں، اس کے حوالے سے تھوڑی ان کو ڈیٹیل آ جاتی ہے تو Obviously تھوڑا سا وہ Train ہو جائیں گے اور تھوڑی ان کو Clarity آ جائے گی۔ ایسا As such کوئی ایشو ہے نہیں اور نہ ہو گا۔ جہاں تک چند ڈیپاڑمنٹس، منسٹر صاحب نے، لاء منسٹر نے جیسے Reply دیا، Obviously چیف منسٹر کے Behalf پر دیا ہے، ان کا اپنا ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے، تو چیزیں ان کو بھی آتی ہیں، اپوزیشن یا جو کوسچن جو بھی کرے، ہاؤس سے جو بھی ممبر ہو، تو وہ تھوڑا ہمارے ساتھ گزارہ کرے لیکن یہ Clarity ہو گی کہ جو آپ سوال کریں گے اس کو ہم Clearly answer کریں گے، ایسی کوئی چیز نہیں ہو گی جو ہم یہاں چھپائیں گے یا اس کو ہم، آدھی انفارمیشن دیں گے، اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے، اس اسمبلی کو ہر چیز Open ہونی چاہیئے اور اس کو ہم Open ہی رکھیں گے ان شاء اللہ یہ ہماری کمٹمنٹ ہے۔ آخری بات، سارے

ممبرز سے، سارے تقریباً میرے خیال سے اس ہاؤس میں شاید ہی کوئی ہوگا ممبر، ایک آدھ اگر کوئی ہو جو سمارٹ فون Use نہ کرتا ہو، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ نے یہ جو اتنا بڑا سکرین ہمارے سامنے رکھا ہے، ایک (APP) کی Facility ہم نے سب کو دی ہے تو میری سب سے ریکویسٹ ہوگی اور ڈیپارٹمنٹ سے بھی ہم کہہ دیں گے، لاء منسٹر صاحب ہیں یہ Convey کر دیں گے اور میں بھی کہ جو Answers آتے ہیں، اگر (APP) کے ذریعے آپ سارے Respective Members کو آپ بھیجیں، تو خواہ وہ کہیں پر بھی ہوں تو ان کو کاپی کی ضرورت نہیں ہوگی، ڈائریکٹ ان کے Hand Set پر ساری چیزیں آتی ہوں گی، تو اگر وہ ڈیٹیل سارے ممبرز سے یہ شیئر بھی کر لیں اور اسی پر یہ چیزوں کو ڈالنا کیونکہ ایک ایک فوٹو سٹیٹ At a time میں نے پچھلی حکومت میں دیکھا ہے کہ ایک ایک کوسچن کے جو Answers میں نے دیکھے ہیں، آخر میں وہ ڈیپارٹمنٹ بھی پریشان ہوتا ہے کہ اتنے اتنے پلندے، اور شاید ہی اس میں ایک آدھ ممبر جو کوسچن Raise کرتا تھا وہ دیکھتا ہوتا تھا، اس میں سے Mostly جو ہے 95 پرسنٹ لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے، تو اس کا تھوڑا سا بھی دیکھ لیں، یہ ٹیکنالوجی میرے خیال سے چیزوں کو آسان کر دے گی Again Coming back to your point کہ جس طرح سے انہوں نے کہا کہ ہماری کمٹمنٹ ہے ان شاء اللہ کہ سیکرٹریز ڈیپارٹمنٹ کے سارے ہوں گے، منسٹرز بھی ان شاء اللہ آپ کے سوال کے پورے جوابات دیں گے اور اس ہاؤس کی سارے قدر کرتے ہیں، ان شاء اللہ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شہرام خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر صاحب! میں اس سوال سے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تو ختم نہیں ہو گیا جی، یہ کوسچن نمبر 248۔

لائق محمد خان: سپیکر صاحب! میں اسی سوال سے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے Answer دے دیا ہے سارا ڈیٹیل میں، With everything, so that is finished لائق محمد خان صاحب، میں آگے چلا گیا ہوں اس سے آگے، So, now Question No. 246.

محترمہ شگفتہ ملک: سر! آپ نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں ہے، میں تو ڈسکشن کے لئے ابھی نوٹس دوں گی کیونکہ انہوں نے جو جواب دیا ہے تو آپ مجھ سے پوچھیں کہ میں مطمئن ہوں؟ میں نے 2013 سے لے کر 2018 کا کہا ہے، انہوں نے 2017 کی مجھے ڈیٹیل دی ہے، باقی اس میں نہیں ہے، تو میں ڈسکشن کے

لئے دیتی ہوں نوٹس سر! یہ تو ہمارے لوکل گورنمنٹ منسٹر صاحب نے کافی ڈیٹیل سے بات کی لیکن یہ الفاظ کا جو ہیر پھیر ہے اور اس میں کہتے ہیں جی، ہم بالکل تیار ہیں، مجھے تو آپ کی تیاری نظر آ رہی ہے کہ ایک لاء منسٹر صاحب جو ہے وہ بیچارے ہر ایک کے لئے جواب دے رہے ہیں اور میرے خیال میں تمام کو ئسچنز آپ کے پینڈ نگ جا رہے ہیں، تو کیسی آپ کی تیاری ہے، آپ کی سنجید گی کیا ہے؟ آپ کے سو روزہ پلان میں آپ عمران خان کو یہ بھی بتا دیتے کہ آپ کے منسٹرز کی Attendance کیا ہے؟ تو مجھے تو، نہ میں مطمئن ہوں اور آپ کی بات کو میں Second کروں گی، تھینک یو کہ آپ نے کہا ہے کہ سیکرٹری نہیں آئیں گے تو آئی جی پی کو کہیں گے تو میں اس بات پر آپ سے ان شاء اللہ ریکویسٹ یہی کروں گی کہ آئندہ اگر سیکرٹری نہیں ہو گا تو آپ اس چیز کو Implement کریں گے، جو آئی جی پی کی آپ نے بات کی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں نے یہ Lighter mode میں بات کی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سیکرٹری نہیں آئیں گے یا حکومت مجھے اتنی کمزور نظر نہیں آتی ہے، وہ تو میں نے ذرا اس میں کیا ہے، مجھے امید ہے کہ جیسے یہ منسٹرز آج ایشورنس دے رہے ہیں، In fact یہ بات بڑی صحیح کہی انہوں نے کہ یہ کام منسٹرز کا ہے، منسٹرز کے پاس ایجنڈا جاتا ہے، یہ کوئسچنز جاتے ہیں، وہ سیکرٹری ان کو بریف کرتا ہے، اور منسٹر یہاں Prepare ہو کر آتا ہے اور پھر یہاں سیکرٹریز یا ان کے وہ بیٹھے ہوتے ہیں، جو چیز نئی آ جائے وہ چٹ بھیج دیتے ہیں، تو آج کے بعد میں پھر سیکرٹریوں کو فوکس نہیں کروں گا، میں منسٹرز کو فوکس کروں گا کہ آپ نے اپنے سیکرٹریز کو خود کنٹرول میں کرنا ہے اور یہ کریں ان سے درخواست کہ اجلاس کبھی کبھی ہوتا ہے تو یہ وقت پر Answer لائیں اور Two clear days before وہ Answers ہاؤس کو بھیج دیں تاکہ جو بھی کنسرنڈ لوگ ہیں اس پر چلے جائیں اور جو اس Device کو Use نہیں کر سکتے ان کو ہم اس کی وہ کاپیاں دے دیں، پہلے تو 124 کاپیاں بنتی تھیں، اس لئے ابھی ہم نے بیس کر دی ہیں کہ بیس کاپیاں بھیج دیں تاکہ جو لوگ اس سے Used to نہیں ہیں ان کو وہ ہم ہارڈ کاپیز کے اوپر دے دیں۔ جی شہرام خان صاحب۔

<u>وزیر بلدیات:</u> On a lighter note، فیس بک سارے Use کرتے ہیں، سارے ممبرز جو ہیں، سب کے اپنے اکاؤنٹس ہیں، مزے سے اس کے اوپر Scrolling کرتے رہتے ہیں، Twitter سارے استعمال کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں درانی صاحب نہیں کرتے۔

وزیر بلدیات: تو یہ Concession کسی کو نہ دیں، یہ درانی صاحب کا اپنا تج ہے، میاں صاحب کا اپنا تج ہے، بابک صاحب کا اپنا، میرا اپنا، بی بی کا اپنا، تو اس پر Concession، میری ریکویسٹ ہو گی کہ کسی کو نہ دیں، تب ہی یہ جا کر Implement ہو گا۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! یہ دیکھیں، میرا موبائل آپ دیکھ لیں، میں تو یہ چیزیں بالکل بھی استعمال نہیں کرتا، اس میں ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء، کوئسچن نمبر 248 کے اوپر کیا Response ہے آپ کا؟ وہ کہتی ہیں میں Satisfied نہیں ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں جناب سپیکر! جب سوال آتا ہے تو اس کا جواب بھی ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے موؤر کو مطمئن ہونا چاہیے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! بہت شکریہ، کچھ ممبرز نے، سر! ایک تو یہ ہے کہ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، کچھ ممبرز کہہ رہے ہیں کہ لاء منسٹر وہ سارے جواب دے رہا ہے Thank you for that. دوسرا بیچارہ بھی کہاں ہے تو یہ، پتہ نہیں کس طرح بیچارہ ہوں؟

جناب سپیکر: مطلب ہے کہ ہاؤس آپ کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہے You are under intense pressure.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! تیسرا یہ ہے کہ میری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوئی ہے، میرے پاس جتنے کوئسچنز آئے ہیں اس سے پہلے عنایت اللہ صاحب کا جو تھا، اس سے پہلے جو تھا، ابھی ان کا، تو میں نے تو ساری ڈیٹیلز بتا دیں، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ موؤر کو بھی Space ہونی چاہئیے اور آپ درست فرما رہے ہیں، ہم Committ کرتے ہیں کہ جو منسٹرز یہاں پر ہیں، شہرام خان نے Already بتا دیا ہے اور یہ ڈائریکشنز فلور سے ابھی ایشو بھی ہوئے، میں بطور پارلیمنٹری افیئرز منسٹر بھی کرتا ہوں کہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں تو دو Clear days جو ہیں ان کے پاس رولنگ چلی گئی ہے، ایک ہفتے پہلے ان کے پاس چلی گئی ہے کہ ان کے ڈیپارٹمنٹس کے کوئسچنز کب آنے ہیں، Two clear days، ان کو چاہیے کہ وہ یہاں پر جواب ہمیں بھی دیں، اسمبلی کو بھی دیں اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹس ڈیوٹیاں لگاتے ہیں ایڈیشنل سیکرٹریز کی کہ کونسے دن کے کون ذمہ دار ہوں گے؟ تو یہ میں یہاں سے کلئیر ڈائریکشن دے رہا ہوں کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا جواب Two clear days میں نہیں آئیگا تو Concerned جو آفیسر ہو گا تو اس کے خلاف ہم پھر انکوائری اور پھر اگر سسپنشن تک بھی جانا پڑے، کیونکہ یہ ہاؤس ہمارے لئے مقدس

ہے اور ذمہ داری جو ہے وہ منسٹرز کی ہے۔ یہاں پر جس طرح درانی صاحب نے فرمایا، یہاں پر سیکرٹری جواب نہیں دیتا، یہاں پر منسٹرز، لیکن اگر منسٹر Embarrass ہوں گے Then we will take strict action.، اس میں پھر ہم کوئی کوتاہی نہیں کرینگے۔ رہی بات آنریبل ممبر صاحبہ کی، یہ ڈیٹیلز میں نے بتا بھی دی ہیں، میں ان کو Personally بھی یہ Anexures حوالے کر دونگا، ہمارا ایہی ہاؤس ہے، کہیں جانے والے نہیں ہیں، اگر وہ پھر بھی مطمئن نہ ہوں تو میں کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ پھر میں نیکسٹ اسی سیشن میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ پھر اس ایشو کو اسمبلی میں ہم لائیں لیکن اس وقت میں ان کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کوئسچن جو ہے، اس وقت میں ان کو ڈیٹیلز دے رہا ہوں، وہ سٹڈی کر لیں، بعد میں کوئی مسئلہ ہوا I will support her in bringing this to the Floor۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل ممبر، شگفتہ ملک۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: ان کی ریکویسٹ سر آنکھوں پر، سر! ان کے ساتھ میری پوری ہمدردی ہے، لیکن میں چاہتی ہوں کہ ڈسکشن کیلئے میں نوٹس دے دوں تو ان کو میں ریکویسٹ کرتی ہوں، میں ان کو ریکویسٹ کرتی ہوں۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر وہ چاہتی ہیں تو اس پر بھی Rule 48 لگا دیں، مجھے ڈسکشن کیلئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ڈسکشن کیلئے نوٹس، 246 محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، کوئسچن نمبر 246

* 246 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: (الف) کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں صحت کارڈ کا اجراء کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مختص شدہ بیماریوں کے علاوہ دیگر بیماریوں کا علاج اس کارڈ کے تحت ممکن ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صحت سہولت پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں غریب گھرانوں کو صحت انصاف کارڈ فراہم کئے گئے ہیں، اس کے تحت مختلف بیماریوں کا علاج ہسپتال میں داخلے کی صورت میں مفت فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) مختص شدہ بیماریوں کے علاوہ دیگر بیماریوں کا علاج فی الوقت صحت انصاف کارڈ کے تحت ممکن نہیں، کیونکہ حکومت سے منظور شدہ پیکیج کی فراہمی کے لئے بیمہ کمپنی کو فی گھرانہ پریمیم دیا جاتا ہے۔ بیمہ

کمپنی کو یہ پریمیم معاہدے کے تحت دیا جاتا ہے اور اس کے لئے بیمہ کمپنی ہسپتالوں کے ساتھ بھی صرف ان بیماریوں کے علاج کا معاہدہ کرتی ہے جو پیکیج میں شامل ہیں۔ لہذا معاہدے کی مدت کے دوران پیکیج میں تبدیلی ممکن نہیں۔ علاوہ دیگر بیماریوں کے علاج کو بھی صحت انصاف کارڈ میں شامل کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تو اس کے لئے فی گھرانہ پریمیم کی رقم بہت زیادہ بڑھنے کی وجہ سے حکومت پر مالیاتی بوجھ بھی بڑھ جائیگا۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! اس میں جو میں نے ان سے پوچھا ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے، انہوں نے ہیلتھ کارڈ کے حوالے سے کہا ہے تو اس میں میری ایک ریکویسٹ ہے کہ انہوں نے جو بیماریوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ فلاں بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے، اور اس کا نہیں، تو ایک تو مجھے یہ وضاحت چاہیئے کہ اگر For example کوئی Patient ہے، وہ Heart patient ہے، تو اس کیلئے ہیپاٹائٹس کا علاج ہے ہارٹ کیلئے نہیں ہے، اگر ہارٹ کا ہے تو ہیپاٹائٹس کا نہیں ہے، تو ایک یہ کیوں ہے کہ اگر کوئی Patient کسی ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، ہارٹ کے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اور اس کو ہارٹ کا مسئلہ ہے تو اس کو کہتے ہیں کہ نہیں جی، اس کا علاج نہیں ہے، آپ ہیپاٹائٹس کا، اگر اس کو نہیں ہے ہیپاٹائٹس تو اس کا فائدہ کیا ہے؟ یا اگر کوئی ایمرجنسی میں ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، کوئی سرجری کی ضرورت ہوتی ہے، تب بھی ڈاکٹر اسے کہتا ہے کہ اس کا علاج اس میں نہیں ہے تو یہ چیز کیوں ہے؟ کیونکہ اگر آپ نے ان کو یہ اختیار دے دیا، ہیلتھ کارڈ، تو پھر تو آپ Patient پر چھوڑیں کہ ان کی جو ضرورت ہے، Requirement ہے، اس کے مطابق ہو۔

Mr. Speaker: Minister Health, to respond please.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): آنریبل سپیکر، اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہونگا بی بی صاحبہ کو کہ ہیلتھ کارڈ میں کارڈیک پرابلم بھی سارے Covered ہیں اور چونکہ، حکومت ایک خاص پریمیم Pay کرتی ہے انشورنس کمپنی کو جو کہ اس ٹائم پندرہ سو روپے ہے، فی فیملی Per year تو اس کے مطابق ایک پیکیج تیار کیا گیا ہے Disease coverage کا، جس میں Accident and emergency جتنے پرابلمز آتے ہیں، وہ بھی Covered ہیں، ہارٹ کے کچھ Diseases بھی Covered ہیں۔ ابھی 31 دسمبر پر ہمارا وہ جو معاہدہ ہے، انشورنس کمپنی کے ساتھ وہ ختم ہو جائیگا، اگلے پیکیج میں ہم نے کچھ چیزیں Extend کی ہیں، Coverage disease کی جیسا کہ Complication related to diabetes, complication related to Hepatitis B & C, Complication related to HIV, knee transplant، ہم نے ڈالی ہیں، بریسٹ کینسر سکرینگ ہم نے ڈالی ہے، جتنی ہم Disease coverage زیادہ کرینگے، اتنا ہی پریمیم بڑھے گا، وہ ہم Afford نہیں کر

Basically diseases کہ پیکج But again it is up to the government سکتے prevalence پر ہوتا ہے، ہمارے یہاں خیبر پختونخوا میں Prevalence جن Disease کی زیادہ ہے ہم نے وہ Coverage دی ہے، .So, this is the answer۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سپلیمنٹری کوسچین ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلیمنٹری۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: اسی پر، ایک تو منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے، مجھے جو انفارمیشن ہے، وہ یہ ہے، منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ کینسر کی کچھ اقسام وہ Covered ہیں، جو بڑی ہیں اور جب وہ ہسپتال کے اندر جاتا ہے تو اس کو کہتے ہیں کہ آپ کو وہ کینسر نہیں ہے جو اس کارڈ کے اندر Covered ہے، تو اسلئے وہ مجبوراً چلا جاتا ہے۔ ایک اس کا جواب دے دیں کہ اس کو آپ Revied کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں چاہتے ہیں؟ دوسرا، اس سے پہلے بھی میں بات کر چکا ہوں کہ آپ پرائیویٹ ہاسپٹل کو کیوں لوگ بھیج رہے ہیں؟ یہ پیسے آپ کے باہر جارہے ہیں، آپ اپنے ہاسپٹل کے اندر لوگوں کو کیوں یہ سہولت نہیں دے رہے ہیں؟ تاکہ یہ پیسہ جو آپ خرچ کر رہے ہیں یہ واپس آپ کے ہاسپٹل کے اندر آئے، تیسرا ان کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ آپ اس پر سٹڈی کریں کہ Catastrophic Health Expenditure، آپ خود ڈاکٹر ہیں، آپ خود سمجھتے ہیں کہ What is Catastrophic Health Expenditure یہ چیز ہے کہ جب آپ پیسے خرچ کرتے ہیں تو وہ پیسے آپ اتنے زیادہ خرچ کرتے ہیں کہ آپ کی پوری اکانومی بیٹھ جاتی ہے، آپ گھر کے اندر سب کچھ بیچتے ہیں اور اس بیماری کے اوپر آپ خرچ کرتے ہیں، تو کیا آپ ان Diseases کی لسٹ تیار نہیں کر سکتے ہیں کہ جو پوری فیملی کو تباہ کر دیتی ہے اور آپ کے ہیلتھ کارڈ کے اندر بجائے یہ کہ آپ ہر ایک بیماری کو شامل کریں، آپ ان بیماریوں کو شامل کریں کہ جو ایک فیملی کو پوری طرح تباہ کر دیتی ہیں، ان بیماریوں کو آپ Fully cover کریں، تو اسلئے آپ جو یہ ہیلتھ کارڈ کا سسٹم کا اجراء کیا ہے، اس کا فائدہ ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: سر! انہوں نے بات کی ہے پریمیم کی کہ وہ گورنمنٹ کے پاس، تو اگر فنانشل ایشوز ہیں تو پھر تو یا تو اس کو کینسل کر دیں، اس کا فائدہ کیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے ایڈورٹائزمنٹ اگر کوئی بیماری ہے، For example، 100 پرسنٹ ان کو علاج کی ضرورت ہے، اور

اس میں یہ 10 پرسنٹ کرتے ہیں تو وہ 90 پرسنٹ ان کو وہ ضرورت ہو تو وہ کہاں سے ایک Patient کریگا؟ وہی مثال کہ اگر پیشنٹس ہے اور وہ 10 پرسنٹ علاج ہوتا تو 90 پرسنٹ علاج وہ کیسے ہوگا؟ ایک یہ سوال، دوسری بات یہ ہے کہ ان میں جو ایچ ایم سی میں میں نے دیکھا ہے کہ آئی بی پی جو ڈاکٹرز ہیں صرف وہی علاج کر سکتے ہیں، باقی Patient اگر چاہتا ہے کہ میں کسی اور ڈاکٹر سے علاج کروں تو وہ نہیں کر سکتا، تو یہ قدغن کیوں اس پر رکھی گئی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ پلیز۔

وزیر صحت: پہلے کوسچن پر عنایت اللہ صاحب کو میں جواب دوں گا جی، انہوں نے کہا کہ کچھ کینسر Covered اور کچھ نہیں، جیسا کہ میں نے کہا یہ نیا جو پیکیج ہم دینگے Next year سے، اس میں سارے کینسر ہم نے Covered کئے ہیں اور Chemotherapy, Radio Therapy and including surgeries of all cancers. دوسری بات انہوں نے کہی کہ یہ Basically I would tell you کہ ہمارا Aim یہ ہے Social Health Protection Initioative میں کہ Out of pocket expenditure patient کا کام ہو جائے، This is the aim لیکن وہ تب Achieve ہوگا جب ہم اس انشورنس کوریج کو ایک اور مرحلے پر لیکر جائینگے جہاں پر The rich basically will be subsidizing the poor. فی الحال تو ہم پریمیم Pay کر رہے ہیں، جب اس مرحلے پر ہم پہنچیں گے تو It will cover more of this issue کہ Out of pocket expenditure ایک غریب بندے کا کم ہو جائے۔ بی بی صاحبہ! آپ کا کوسچن تھا Related to کہ کیوں، دیکھیں جو پیکیج ہے ہمارا، اس میں تو یہ ہے کہ ایک ہم نے سیکنڈری ہیلتھ پیکیج دیا ہے، ایک Tertiary health care package دیا ہے، اگلے سال ہم نے Tertiary health care package بڑھا دیا ہے، Which means کہ اگر پانچ لاکھ 24 ہزار روپے خرچ ہونگے ایک Patient پر، تو Tertiary health care package میں زیادہ اس پر خرچ ہونگے، اب اگر ایک علاج کی Requirement زیادہ ہے، We are limited in that sense. کہ اگر اس پر زیادہ خرچہ ہوتا ہے یا ہاسپٹل یا وہ کنسلٹنٹ کی فیس زیادہ ہے یا اس کی Medication expensive ہے تو اس میں تو فی الحال کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ ہم تو وہی پریمیم ادا کر رہے ہیں اور اس کے مطابق ہمیں انشورنس کمپنی پیمنٹ کر رہی ہے، ہاسپیٹل کو۔

Mr. Speaker: ‘Questions Hour’ is over. کافی ایجنڈا رہ گیا جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): لیکن یہاں پر جو میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سارا پیسہ پرائیویٹ ہاسپٹل کو جاتا ہے اور وہاں پر اس کا علاج ہوتا ہے، تو آیا منسٹر صاحب ہمیں یہ بتائیں گے کہ گورنمنٹ کے اپنے ہاسپٹلز جو ہیں ان پر وہ اعتماد اور ٹرسٹ نہیں ہے جو پرائیوٹ ہاسپٹلز پر ہے؟ ہم نے تو یہاں ایک طریقہ کار بھی بنایا تھا کہ وہاں پر اس میں ہم نے ٹیکنیشنز کو بھی شامل کیا تھا، ڈاکٹر کو جو آرہا تھا اور پیسے پھر ہاسپٹلز پر خرچ ہو رہے تھے، تو آیا ہمارے جو گورنمنٹ کے ہاسپٹلز ہیں، بجائے کہ ہم اس کو پرائیوٹ ہاسپٹلز کو دے دیں، ہمارے اپنے ہاسپٹلز اس کے قابل نہیں ہیں کہ ہم علاج اسی پر کروا دیں؟

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زه خو اول منسټر هیلتھ Appreciate کوم هم چې ډیر تیاریٔ سره رازئ، زه منسټر هیلتھ Appreciate کوم۔ جناب سپیکر، د هیلتھ کارډ په حواله دا یوه خبره ذهن کښې راځي چې د تیرو پینځو کالو نه د صوبائی حکومت دا دعوی ده چې مونږ د سرکاری هسپتالونو حالت داسې کړو چې هلته غریبانانو ته ډیر مفت علاج ملاویږی او بیا هم هغه حکومت هیلتھ کارډ Introduce کړو او په هغې کښې میجارټې مریضان چې دی، د هغه هیلتھ کارډ هولډرز، هغه پرائیوټ هسپتالونو ته ځی، نو ما ته خو داسې لګی چې د حکومت په خپله وینا کښې تضاد ځکه دے او دا خو په خپل سسټم باندې عدم اعتماد دے۔ یوه، دویمه دا چې په پرائیوټ هسپتالونو کښې دا څنګه Justify کیږی چې یو کارډ مونږه یو مریض ته ورکړے دے او هغه یا سرجری اوبنائی او یا بل مرض اوبنائی، زمونږ خو دا خیال دے، زمونږ دا رائے ده چې څنګه ستاسو دعوی ده، چې مونږ د سرکاری هسپتال حالت ښه کړے دے په پینځه کاله کښې، نو پکار داده چې 100 پرسنټ تاسو نور فوکس په سرکاری هسپتالونو کړئ، نو دا خو زما خیال دا دے چې خلق Encourage کول دی، په ځائے ددې چې سرکاری هسپتال ته راشی هغه به پرائیوټ هسپتالونو ته ځی، نو آیا دا لږ تضاد نه دے ؟ که منسټر صاحب د دې وضاحت اوکړی نو؟

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ، پلیز۔

وزیر صحت: پہلے میں جی، Basically یہ جواب جو ہے، دونوں جواب جو ہیں دونوں درانی صاحب اور بابک صاحب، دونوں کیلئے ہے کہ I agree کہ پرائیویٹ ہاسپٹلز At this moment are better than the government hospitals. I would not say کہ In terms of competency of the doctors or in terms of کہ وہاں پر علاج کا معیار اچھا نہیں ہے، اس کی Basically وجہ یہ ہے کہ ہمارے Tertiary Care Hospitals کم ہیں اور ان پر بوجھ زیادہ ہے اور ہم اس کا حل اس طرح نکال رہے ہیں کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ Rather than concentrating just on these seven or eight Tertiary Care Hospitals ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے علاج کا معیار ڈسٹرکٹس میں اچھا کریں، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپٹلز کو ہم ترجیح دیں اور تحصیل ہیڈکوارٹر کو ہم ترجیح دے رہے ہیں، یہ ہماری پالیسی کی گائیڈلائنز میں بھی ہے کہ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کو ہم اپنے Tenure میں بہتر بنائیں گے، It is also one of our policy guidelines کہ ہم صحت انصاف کارڈ کی جو سروسز ہیں ان کو بھی بڑھائینگے، Rather than کہ Specifically کچھ ہاسپٹلز میں یا کچھ ڈسٹرکٹس میں یا کچھ Tertiary care hospital میں وہ فراہم ہو Throughout the districts وہ فراہم کی جائے تو Basically, we have to wait and see, it is a multi dimensional problem. Tertiary Care Hospital کو بھی اچھا کرنا پڑے گا، گورنمنٹ ہاسپٹلز پر زیادہ توجہ دینا پڑیگی اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر، ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو جب ہم ڈیویلپ کرینگے تو ہمارا معیار بھی اچھا ہوگا، Tertiary health care کا And we will be in the position کہ ہم Compete کر پائیں پرائیویٹ ہاسپٹلز کے ساتھ جی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

نکتہ اعتراض

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر! جو کوئسچنز رہ گئے ہیں تو یہ ہے "Sir, Rule 38: written answers to Questions not replied orally:" اس میں ہمارے پاس، آپ کے پاس دو Provisions ہیں، ایک یہ ہے کہ "If any Question, placed on the list of Questions for answers on any day, is not called for answer within the time available for answering of questions on that day," یعنی جو ابھی ہوا ہے، جو کوئسچنز رہ گئے ہیں "The answer shall be laid on

the Table by the Minister concerned or the Member to whom the Question is addressed and no oral answer shall be required for such a Question, nor shall any supplementary questions be asked in respect thereof; یہ دوسرا ابھی Provided that if, the Minister concerned is not ready with the answer to that Question, the Question shall be put for answer on the next day allotted for that Department.'' تو ابھی،

یہ دونوں آپ کے پاس موجود ہیں، آپ دیکھ لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں اس رول کے تحت کوئسچن 284 یہ 'ری شیڈول' ہوگا کہ اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے ہمیں نہیں بھیجا ہوا، باقی کے جو Answers ہیں وہ ٹیبل ہوگئے ہیں آپ کے سامنے، لیکن اسی قانون کے تحت ان پر کوئی سپلیمنٹری نہیں ہو سکتا They are already tabled according to that law لیکن ایک کوئسچن جو ہے وہ ہوگا، چونکہ اس کا Answer نہیں آیا ہوا، اب اس میں رول 48 کا نوٹس تو آسکتا ہے

Otherwise this Answer is taken as read because as for this law.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: نہیں نہیں، تو ہم اس کو Refresh کریں گے پھر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو Refresh کریں نا آپ۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ہم Refresh کریں گے اور ایک آپ نے سپیکر صاحب، جو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Refresh کریں، دوسرا یہ آپس میں ایک Consensus کرلیں کہ کوئسچنز آور میں بہت زیادہ ڈیبیٹ نہ کریں تاکہ ہر ایک کو جواب مل سکے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: لیکن میرا خیال ہے اس کو اگلے، دیکھیں، اس پر رولز کے اندر امنڈمنٹ ہونی چاہیے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کے پاس Opportunities ہیں، If you are not satisfied تو کمیٹی کو بھیجنے کی ریکویسٹ کریں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سپیکر صاحب! میرے ایک سوال کا جواب نہیں آیا تھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: بجائے ڈیبیٹ کر کے لمبا ٹائم Waste ہو جاتا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سپیکر صاحب! میرے ایک سوال کا جواب کل پرسوں نہیں آیا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ وہ دوبارہ ایجنڈے پر اور منسٹر نے بھی وعدہ کیا تھا اس کو 20/19 تک کے لئے ایجنڈے پر لے آئیں، وہ

میرے لئے Important ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا کوسچن تھا، آپ نے اس پر کہا بھی تھا، اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ نہیں آیا تھا، وہ ہو جائے گا۔ شگفتہ ملک صاحبہ، شگفتہ ملک صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! یہ جو اسٹیبلشمنٹ کے کوسچن کا جواب نہیں آیا تو اب مجھے سمجھ نہیں، آپ نے اس حوالے سے کیا رولنگ دی؟ نہیں، تو اس میں ذرا مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کوسچن میں نے پڑھا ہے، وہ آئے گا، وہ 'ری شیڈول' ہو گیا، کچھ کا تو جواب ہی نہیں آیا۔

Ms. Shagufta Malik: Okay, okay

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: اکبر ایوب خان، منسٹر فارسی اینڈ ڈبلیو 17 تاریخ کے لئے، مسٹر محمد اعظم خان، ایم پی اے 17 تا 20، جمشید خان مہمند، 17، 18، انور حیات، ایم پی اے 17، محب اللہ خان، منسٹر فار ایگریکلچر 17، عاقب اللہ خان 17، سید اشتیاق ارمڑ 17، نادیہ شیر صاحبہ 17، عائشہ نعیم 17، مفتی عبدالغفار 17، مسٹر وزیرزادہ، ایم پی اے 17 تا 22، مسٹر عبدالکریم، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم 17، اور کچھ اور بھی Applications تھیں ادھر۔ May the leave be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Call Attention Notices: Agenda item No. 6, Adjournment Motions: Malik Badshah Saleh, MPA, to move his adjournment motion No. 28, in the House.

جناب بادشاہ صالح: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ حکومت نے ضلع اپر دیر میں حلقہ پی کے 91 کے اندر موجود پہاڑوں میں وافر مقدار میں معدنیات کے ذخائر موجود ہیں، لیکن ان سے تاحال کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے، حکومت نے بہت عرصہ پہلے سینٹرا یکسچینج کو یہ ذخائر لیز پر الاٹ کئے ہیں مگر نہ اس پر کوئی کام شروع ہو سکا اور نہ مقامی لوگوں کو اس سے کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نہ حکومت کو کوئی آمدنی حاصل ہوتی ہے، حالانکہ ان پہاڑوں میں معدنیات کے اتنے وسیع ذخائر موجود ہیں کہ اگر ان

پر کام شروع کیا جائے تو ان سے نہ صرف مقامی لوگوں کو بلکہ حکومت کو کھربوں روپے کی آمدنی ہو سکتی ہے، بلکہ حکومت پاکستان پر تمام قرضوں کی ادائیگی کے لئے بھی کافی ہو سکتے ہیں اور دیر بالا کو بھی ترقیاتی اضلاع کے برابر لایا جا سکتا ہے، لہذا اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا کومه مسئله چې ما په دې دغه کښې، دې ایډجرمنټ موشن کښې راوړې ده نو زه حکومت ته هم درخواست کومه او اپوزیشن ته هم کوم چې دا ټول ښه په غور سره واوری، دا خبره او دې له څه مشترکه لائحه عمل جوړول غواړی جی، زمونږه ملاکنډ ډویژن چې دے، دلته د Iron ore د دنیا د ټول نه وسیع ذخائر موجود دی دلته، بیا دا دی چې دا دومره زیات دی چې زمونږه دیر سوات مینئځ کښې چې کوم غر دے، بیا باډگوئی ورته وائی، د اتروړ او د کوهستان په مینئځ کښې چې کومه ایریا ده، بیا د سوات، د لارنس پور او د دیر په مینئځ کښې چې کوم ایریا ده یا د دیر نه بیا دا کومه چې تلې ده جی، دیکښې د اوسپنې، د Iron ore په دیکښې د گولډ ذرات هم دی او دا دومره زیات دی، ما دومره واوریدل چې یره که دا په استعمال کښې راوستے شی نو دا په پاکستان باندې چې څومره واجب الادا قرضې دی، دا هم ختمولې شی او دومره ریونیو ملک له نور هم ورکولے شی خو مونږه دا اورو جی چې د ډیر وخت نه څه یو سنټر ایکسچینج ورته وائی، دا مونږه نه پیژنو چې دا څه شے دے، آیا دا څه اداره ده، دا څه کمپنی ده، دا هر څه دی، دا زمونږه غرونه چې دا پانچ چھ سو کلومیټر ایریا چې هغه غونډ دیر او غونډ سوات پکښې راځی، غونډ ملاکنډ ډویژن تقریباً په هغې کښې راځی نو هغه غونډ دوئ لسټ کړی دی جی چې هغې باندې مونږه اورو زمونږه کورونه ئے هم لسټ کړی دی، غرونه ئے هم لسټ کړی دی، هر شے دوئی لسټ کړے دے، تر اوسه د دې نه څه فائده نه حکومت ته، نه قوم ته رسیدلے ده، دا کمپنی څه پته نه لګی، مونږه دومره اورو چې د دې مشر چې کوم دے دا په بوسنیا کښې دے، څوک وائی دا مختلف ملکونو کمپنیانې حسابیږی چې دا هغوی لسټ کړے دے، نو مونږه حکومت ته درخواست کوؤ چې مونږه دا هم نه غواړو، چاته رکاوټ داسې نه جوړیږو خو دا درخواست کوؤ چې دوئ دې راشی او دې له دې یو خاص ټائم فریم ورکړے شی چې په دیکښې راشئ او په دې کار شروع کړئ، یواځې کار نه دا دومره وسائل

دی چې دا هم که اوس دا کمرې اوړی او کراچئ ته ئے رسوی او بیا به وائی چې په خساره کښې دی۔ په دې صوبه کښې د ننه او ملاکنډ ډویژن کښې د ننه دې دوې له کارخانې جوړې شی جی، دا دومره وسیع ذخائر دی که سل کاله مسلسل زمونږ ملک په دې باندې کار اوکړی نو دا نه ختمیږی، دا دومره وسیع دی او که کله دوئ کوم کارخانه دار چې دلته دې له کارخانه جوړه کړی دغه کمپنیانې وی نو د دغه په وجه به دغه کمپنیانې مونږه پریږدو او دغه دې په خاص ټائم دې حکومت دوئ له ورکړی او په دغه ټائم کښې دې دا په دوئ باندې کار شروع کړی او که دوئ کار نشی شروع کولے، دا دې د دوئ نه کینسل شی او Openly دې دا داسې کمپنیانو له ورکړے شی، پنځوس کاله په لیز دې ورکړی، شل دیرش کاله چې هغه ورته دا کارخانې هم اولګوی او دا کوم وسائل دی، دا په استعمال کښې راولی چې د دې نه ټولې صوبې ته هم خیر اورسی، ټول ملک ته خیر اورسی او دا کوم وسائل دی، دا په استعمال کښې راوستې شی نو زه حکومت ته درخواست کوم چې په دې باندې ټول مشترکه طور، دا غونډ هال، یواځې نه مشترکه طور په دې څه لائحه عمل جوړ کړی، څه طریقه کار دې جوړ کړی چې د دې وسائلو نه مونږه فائده واخلو او د قوم او د ملک په خیر باندې دغه شی چې مونږه د دې سوال او د دے قصو نه خلاص شو او دا خپل وسائل په استعمال کښې راولو۔ ځوک چې هلته کښې کارخانې هم جوړوی نو په ځلور پینځه کاله کښې هلته د بجلئ دومره منصوبې روانې دی جی، یا دومره فزیبلټی تیارې دی چې په هغې باندې که کار اوشی نو هغوی ته به د بجلئ مسئله هم په هغه ډویژن کښې نه وی، نو دغه خبره ده او دا دټولو زمونږه مشترکه مسئله ده، د ټولې صوبې مسئله ده نو د دې نه څه فائده اغستل غواړی جی او دغه کمپنی چې کومه ده، دا بلیک لسټ کړئ یا ئے اوزغلوئ یا ورله دوه درې کاله ټائم ورکړئ چې کار شروع کړه او که نشی شروع کولے نو د دې نه مونږه خلاص کړئ جی، زمونږه په وسائلو دوئ قصداً عمداً یو قبضه مافیا قبضه کړې ده، د دې قبضې نه زمونږه قوم خلاص کړئ۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! یہ انتہائی اہم ہے، چونکہ ابھی فاٹا کے بھی جتنے وہاں پر منرلز ہیں وہ بھی کے پی کے میں آ گئے تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس کو اگر بحث کے لئے ایڈمٹ کیا جائے، Previous پانچ سالوں میں بھی بڑی شکایات آئی ہیں اور بہت سی ایسی باتیں ہیں کہ وہاں پر جو لوگ تھے ان کو نظر انداز کیا ہے اور اپنے منظور نظر لوگوں کو وہاں پر لیز دی ہے، تو چونکہ پورے صوبے کا، اور ابھی چونکہ فاٹا بھی Merge ہوا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ آپ اس کو بحث کے لئے منظور کریں کہ اس پر ڈیٹیل بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: منرل ڈیویلپمنٹ، ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ بادشاہ صالح صاحب، محترم ایم پی اے صاحب جو ایڈجرمنٹ موشن لے کر آئے ہیں، یہ بہت اہمیت کی حامل ہے اور درانی صاحب نے جو اس پر بحث کی فاٹا کی، تو میں اس کا بھی جواب دوں گا، پہلے میں اس کی ہسٹری آپ کو بتاتا چلوں کہ یہ جو کمپنی ہے، ایم ایس سنٹرل ایکسچینج، یہ ایک کمپنی ہے، یہ Retention License کے لئے معدنیات سے ضلع دیر میں تین ہزار سکوائر کلومیٹر کے رقبے پر بمورخہ 11-6-2012 کو الاٹ ہوا تھا، اس لائسنس کے بعد تو انہوں نے اپنا کام مکمل کیا، پھر اس پارٹی نے، اس سنٹرل ایکسچینج کمپنی نے ایکسپلوریشن کے لئے درخواست دی لیکن اسی اثناء 2013 جولائی کے مہینے میں Ban لگا دیا گیا اور پھر 2016 تک Ban تھا تو اس لئے اس کا جو ایکسپلوریشن لائسنس تھا، اس کو پراسیس نہیں کیا گیا، اس کے بعد جب Ban ہٹا یا گیا 2016 میں، تو اس کے بعد انہوں نے پانچ ہزار ایکڑ رقبہ پر Application دی لیکن جو نیا منرل سیکٹر گورننس ایکٹ 2016 میں آیا تو اس کے مطابق پانچ سو ایکڑ سے زیادہ رقبے پر یہ اپلائی نہیں کر سکتے تھے، تو محکمہ نے ان کو نوٹس دیا کہ آپ پانچ سو ایکڑ سے کم رقبے پر اپلائی کریں ایکسپلوریشن کے لئے، تو انہوں نے دوبارہ اس کا نقشہ بھی بنایا اور چار سو پندرہ سکوائر ایکڑ جو رقبہ ہے، اس پر انہوں نے درخواست دی۔ اب یہ درخواست منرل ٹائٹل کمیٹی میں شامل کی گئی ہے جو آئندہ ہماری MTC کی میٹنگ ہو گی، ان شاء اللہ اس میں اس کو یا تو ہم لیز گرانٹ کریں گے یا اگر کوئی ٹیکنیکل وجہ سے کچھ دنوں کے لئے ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا تھا، لیکن لاء ڈیپارٹمنٹ نے Opinion دیا ہے کہ یہ MTC کا کام ہے اور MTC کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس کو لائسنس دیتے ہیں یا نہیں دیتے، گرانٹ کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ تو ان شاء اللہ جو ابھی ہماری کوئی 27th کو MTC کی میٹنگ ہے، اس میں اس کو ہم شامل کریں گے اگر گرانٹ ہوا تو میرے خیال میں یہاں پر

بڑے پیمانے پر ایکسپلوریشن کی تکمیل کے لئے کئی سال لگ جاتے ہیں لیکن کامیابی کے بعد ایسا پراجیکٹ علاقے کی ترقی میں کافی کردار ادا کرتا ہے، اگر گرانٹ ہوا تو ٹھیک ہے، نہیں ہوا تو پھر میں ان کے ساتھ ہوں اور ان شاء اللہ میں انکے ساتھ بیٹھوں گا بھی اور ان کے ساتھ مشاورت کر کے پھر آئندہ کا لائحہ عمل، تاکہ اس صوبہ کی ترقی بھی ہو اور جس طرح انہوں نے کہا کہ منرل ڈیپارٹمنٹ اور خاص کر ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں جتنا پوٹینشل ہے منرلز میں، یہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے لیکن بدقسمتی سے ابھی تک ہمارا کے پی کا جو علاقہ ہے، پورا جو رقبہ ہے 25 پرسنٹ Explore ہی ہوا ہے 75، پرسنٹ ابھی تک ایکسپلور ہی نہیں ہوا، تو اس کے لئے ہماری مختلف کمپنیوں کے ساتھ جو ایکسپلوریشن میں ماہر ہیں، ہماری ان کے ساتھ میٹنگز اور مشاورت جاری ہے تو ان شاء اللہ اگر یہ 71 پرسنٹ رقبہ ہمارا ایکسپلور ہو جائے تو اس میں بے تحاشہ منرلز ہم ایکسپلور کر سکتے ہیں، Discover کر سکتے ہیں، تو اس صوبے میں اور اس ملک کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک بادشاہ صالح صاحب۔

<u>جناب بادشاہ صالح</u>: جی زہ خو دا درخواست کوم چې دا ایډمټ کړئ او دا جی یو ډیره اهمه مسئله ده جی، بہت اہم مسئلہ ہے، اس کو ایڈمٹ کر لیں تاکہ سارا ایوان اس پر ڈیبیٹ بھی کر لے اور اس سے جو فائدہ اٹھانا ہے، جس طریقے سے بھی، حل جس کو بھی آتا ہے وہ اس کے لئے کوئی کام کرے کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بادشاہ صالح صاحب! ایڈمٹ کرنا ہے تو چودہ ممبرز آپ کھڑے کریں تو میں ایڈمٹ کر لیتا ہوں Fourteen Members, this is the need, requirement, this is the requirement, this is the requirement، چودہ بندے اس کے حق میں کھڑے ہو جائیں تو ہم اس کو ایڈمٹ کر لیتے ہیں، کاؤنٹ کریں، ان کو کاؤنٹ کر لیں۔

<u>ڈاکٹر امجد علی</u>: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: پورے ہیں ناں، Ji, admitted (Aplauses)، ایجنڈا آئٹم نمبر 7، نلوٹھا صاحب تو ہیں نہیں، ان کا تھا، Lapsed عائشہ بانو صاحبہ، Is she present?۔

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Yes, your call attention, please.

Ms. Ayisha Bano: Thank you very much, Speaker Sahib. I would like to draw the attention of Minister, Local Government towards the widespread littering by the people in undesignated places, where it is an offence under serial No. 19 of the Fifth Schedule of Khyber Pakhtunkhwa, Local Government Act, 2013. This serious problem is increasing every day; due to the failure on the part of the enforcement officers, who do not take cognizance of it, not take any legal action against such offenders. Therefore, it is requested that the honourable Minister may please take serious notice of this menace and order effective enforcement of the Local Government Act, in this regard Thank you.

Mr. Speaker: Mr Shahram Khan, Minister for local Government, respond please.

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن ہے جی آپ کا۔

Minister Local Government: Should I reply?

Mr. Speaker: Yes, of course.

وزیر بلدیات: سوری، ایم پی اے صاحبہ څه خبره کوله نو، شکریہ جی، Already ایم پی اے صاحبہ نے جو کال اٹینشن Raise کیا ہے، اس کا Already notification پہلے بھی، کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور تحصیل گورنمنٹ کی Responsibility ہے اور لوکل گورنمنٹ کا جو ایکٹ ہے اس کے شیڈول 5 میں سیریل نمبر 19 پہ اس کی بڑی ڈیٹیل دی گئی ہے کہ کس طریقے سے اس کو کرنا پڑے گا؟ اور وہ جو ڈائرکشنز ہیں وہ دیئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سیکشن 67 میں Already ان کو یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ Law enforcement officers تعینات کر سکتے ہیں، اس طرح کی جو بھی Activities ہوتی ہیں، جو Un lawfull ہوتی ہیں تو ان کو ایڈریس کرنے کے لئے، بہر حال ان کا جو کال اٹینشن آیا تھا، اس کو Already ڈیپارٹمنٹ نے 14th کو Respective district government اور تحصیل گورنمنٹ کو نوٹیفیکیشن کر دیا اور کاپی میں نے ایم پی اے صاحبہ کو دے دی ہے، تو I hope کہ That will sort out the problem ہو انشاء اللہ جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 8: Introduction of The Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2018. The Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2018, in the House. Law Minister.

Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, on behalf of the Chief Minister, I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2018.

Mr. Speaker: The Bill stands Introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایجوکیشن ایمپلائز فاؤنڈیشن مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Education Employees Foundation Bill, 2018: The Minister for law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Education Employees Foundation Bill, 2018, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Education Employees Foundation Bill, 2018, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Agenda Item No. 10: Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2018: The Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Repeal) Bill, 2018, in the House.

(Applause)

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! میرے خیال میں یہ اگر آج Unanimous بھی پاس ہو جاتا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا یو ٹرن دے ، یو ٹرن۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: It's a good، اچھایو ٹرن ہے، اچھا یو ٹرن ہے، آج صرف اس کی Introduction ہے اس پہ کوئی بحث نہیں ہونی ہے، Sir,I beg to introduce, on behalf of the Chief Minster, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Repeal) Bill,2018, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

وہ اضافی ایجنڈا کونسا تھا، آج کے اس میں کچھ اضافی ایجنڈا تھا، اسے ہم ڈیفر کرتے ہیں اضافی ایجنڈے کو، جی سر!

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! یہاں پر پوری اپوزیشن کی طرف سے JICA جو پراجیکٹ ہے، اس پہ کافی باتیں ہوئی تھیں اور آپ نے رولنگ بھی دی تھی، ہدایات بھی دی تھیں کہ اس پہ آپ لوگ اپوزیشن کے ساتھ اسی ہفتے میں بیٹھیں لیکن ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے اس پہ کسی قسم کا Response نہیں ہے، اپوزیشن کے ممبرز آج بھی آئے تھے تو پھر ہم مجبور ہونگے کہ وہاں پہ جو اس کا ہیڈ ہے، اس کے ساتھ پھر ذاتی طور پہ ہم خود جائینگے اسلام آباد میں، لیکن ہم نہیں چاہتے کہ اس صوبے کے لئے کوئی اس سے نقصان ہو تو ایک بات یہ جو آپ کی ہدایات کے مطابق تھی اور دوسری بات جو ہم سارے پارلیمانی لیڈر گئے تھے چیف منسٹر صاحب کے پاس، اور ان کی Commitment تھی اپوزیشن کے ساتھ، اس پہ بھی ابھی تک پیش رفت نہیں ہے، تو اگر چیف منسٹر کے لیول پہ بھی ہم بات کر لیں اور اس کا کوئی Response نہ ہو اور یہاں پر آپ کی ہدایات ہوں، ان پر بھی تو کہیں کل آپ یہ محسوس نہیں کرینگے کہ ہم یہاں پر ان دونوں باتوں کے حوالے سے جو ردعمل دینگے یا وہاں پر JICA سے جو ان کا ہیڈ ہے اسلام آباد میں، وہاں پر ہم دینگے تو پھر آپ اس پر ناراض نہیں ہونگے، چونکہ آپ کی بات پہ بھی ابھی کوئی تک عمل نہیں ہوا ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، جناب سپیکر، ایک منٹ، جی۔

جناب سپیکر: جی جی، جناب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، جس طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے فرمایا۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شہرام صاحب! آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہیئے، جس طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے فرمایا، جناب سپیکر! بجٹ اجلاس میں آپ تھے کہ ہمارے ساتھ تین منسٹروں نے، جس میں لاء منسٹر تھے، شہرام ترکئی صاحب تھے اور تیمور سلیم جھگڑا صاحب تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوری، میں۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، ما نه، سپیکر صاحب ستاسو، نه نه زه بله زه پښتو کښې خبره کومه، یو منټ، یو منټ کښینه۔

Mr. Speaker: Interpreter, please, remains on your seat please, the interpreter, yes Babak Sahib, what you are saying?

میاں نثار گل: جناب سپیکر! فلور تو مجھے ملا تھا، میں بات کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: اچھا آپ کر لیں، میاں نثار گل صاحب آپ کر لیں۔

میاں نثار گل: تھینک یو، جناب سپیکر! جس طرح اکرم خان درانی صاحب نے فرمایا کہ بجٹ اجلاس میں ہم کوہاٹ ڈویژن والوں نے ایک مطالبہ کیا تھا، پھر حکومت نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کس چیز پہ آ گئے ہیں؟

میاں نثار گل: بجٹ اجلاس پہ، پھر حکومت نے ہمیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بجٹ کا ابھی کیا تعلق ہے؟ میاں صاحب! ہم نے ان کے وہ تو لینے ہیں، ایجنڈا میرا رہتا ہے ابھی۔

میاں نثار گل: نہیں، Just a minute Sir, please، ایک منٹ جی، نہیں جی، ایک وعدہ یاد دلانا چاہتا ہوں، آپ پلیز مجھے ایک منٹ دیں۔

جناب سپیکر: ایجنڈا گیارہ نمبر رہتا ہے، چلیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! تیمور سلیم جھگڑا صاحب نے اور ساتھ ساتھ لاء منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہفتے کے اندر اندر ہم کوہاٹ ڈویژن کی رائلٹی کے متعلق آپ لوگوں کے ساتھ بات کرینگے اور آپ لوگوں کو اعتماد میں لینگے، ابھی دو مہینے ہو گئے جناب سپیکر! آپ نے بھی رولنگ دی تھی، ابھی میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب کا دورہ بھی Expected ہے کرک کا، ہم ان کو ویلکم کرتے ہیں لیکن میں اور ملک ظفر اعظم کرک سے Belong کرتے ہیں اور ابھی تک ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا کہ کوہاٹ ڈویژن بشمول

کرک رائلٹی کا فیصلہ کیا ہو گا، کس طرح ہو گا؟ جناب سپیکر! میں تو اپوزیشن کو بھی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ بڑی ناانصافی ہو رہی ہے، 2013 سے 2018 تک اور میں تو اس پہ کہتا ہوں کہ جب حکومت کی Commitment ہو جاتی ہے تو وہ On behalf of Chief Minister commitment ہوتی ہے، ہم خود گئے، ریکویسٹ کر لی بات کرنے کی، جرگہ کرنے کی، بیٹھنے کی کہ ہمارے 7 ارب 84 کروڑ روپے بقایاجات ہیں، ان کو ریلیز کیا جائے، ہماری سڑکیں، ہمارا سارا کچھ تباہ ہو گیا، ادھر بات ہو رہی ہے انصاف کی لیکن ابھی تک کوئی بھی انصاف نہ مل سکا۔ میں بابک صاحب کو بھی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، اپوزیشن لیڈر اکرم خان درانی صاحب کو بھی ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، ہمارے پارلیمانی لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں، سردار یوسف صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سردار یوسف صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم اس پہ، ملک ظفر اعظم اور میں اور ساتھ اپوزیشن احتجاج کرنا چاہتے ہیں، واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں کہ منسٹر وعدے کرتے ہیں اور اس کو پورا نہیں کرتے اور یہ ایوان کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہرام خان ترکئی صاحب!

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات)</u>: شکریہ جی، میں بالکل ایم پی اے صاحب سے اتفاق کرتا ہوں، ہم نے جو Commitment کی ہے، وہ ہم پوری کریں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، I am sorry, apology کرتے ہیں کہ آپ کی اگر ابھی تک میٹنگ نہیں ہوئی اس اجلاس کی Straight بات چیف منسٹر سے میں بات کروں گا اور جو ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے آپ کے جو مسئلے ہیں اور آپ کا Genuine مسئلہ ہے، یہ میں نے اس وقت بھی کہا تھا، یہ پھر میں نے فنانس منسٹر کو کہا تھا، اس نے بھی میری بات کو Endorse کیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہرام خان صاحب! اس دن جائیکا کے اوپر بھی ان کی بات ہوئی تھی، وہ بھی ان کے اس ایجنڈے میں شامل کریں اور بات کریں۔

<u>وزیر بلدیات</u>: ٹھیک ہے جی، وہ بھی کر لیں گے جی، میں بالکل Commitment اپنی جگہ پہ اور ان شاء اللہ میں چیف منسٹر سے بات کر کے We will get back to him، کوئی ایسا ایشو نہیں، وہ ان کا Genuine مسئلہ ہے، اس کو ہم ایڈریس کریں گے جی، وہ ہماری کمٹمنٹ ہے جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Agenda item No. 11: Discussion on Adjournment Motion No. 22 of Sardar Hussain Babak, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure

and Conduct of Business Rule, 1988: Janab Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: یو منټ جی، یو منټ، مهربانی ماته پته ده چې دا هاؤس دا حکومت چې نن تښتیدلے دے، زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم دا د پښتو وطن دے، د پښتو او یو افسر ستاسو مړ دے، پکار دا ده ماته مخامخ کښنیئی، ماله جواب را کړئ۔ (تالیاں) دا ډیره د شرم خبره ده دا ډیره د شرم خبره ده چې د دې وطن د دې خاورے یو داسې نر سپاهی، یو داسې نر افسر چې ټول عمر هغې دهشت ګردو ته ولاړ وو چې نن تاسو مهربانی اوکړه د ډ سکشن د پاره تاسو زما۔۔۔۔۔

ارباب وسیم: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سردار حسین: ګوره سپیکر صاحب! دا دا ډیره د شرم خبره ده، ډیره د افسوس خبره ده، ډیره د افسوس خبره ده، ډیره د افسوس خبره ده۔

Mr. Speaker: Quorum is not complete, please ring the bell, ring the bell, ring the bell for three minutes, ring the bell for three minutes, کورم ہی نہیں ہے تو، بابک صاحب نے خود کورم کی نشاندہی کر دی ہے، There are 22 people، Bell بجائیں تین منٹ کیلئے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: Wait کریں، تین منٹ کیلئے Bell ہم بجا رہے ہیں، During the bell, there is no proceedings, please take your seats along with me, we all are waiting for the honourable Members, to come back to the Assembly, so we should proceed further.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

Mr. Speaker: Count, please, twenty two, not complete. The quorum is not complete, so the session is adjourned till 10:00 am, tomorrow, morning 18th December, 2018, thank you.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 18 دسمبر 2018ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)